بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر	مولانا اللہ وسایا	03
خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کا وصال	// //	08
مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی کو صدمہ	// //	08
حضرت قاضی محمد ابراہیم ثاقب کی والدہ کا وصال	// //	09
جناب قاری خادم حسین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال	// //	09

مقالات ومضامین

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف (قسط نمبر:14)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	11
اصلاح معاشرہ......خواتین اسلام سے خطاب	مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	14
مفہوم خاتم النبیین......تفاسیر کی روشنی میں	مولانا منیب الحق	18
تاریخ خلیفہ ابن خیاط رحمۃ اللہ علیہ (قسط نمبر:3)	ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری	22

شخصیات

مولانا عبدالکریم مباہلہ رحمۃ اللہ علیہ	ملخص: مولانا فقیر اللہ اختر	28
حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	مولانا توصیف احمد	30

رد قادیانیت

عقیدہ ختم نبوت اور ایک قادیانی مغالطہ	مولانا زاہد الراشدی	33
قادیانی جماعت اڑتالیس آف شور کمپنیوں کی مالک نکلی	سیف اللہ خالد	36

متفرقات

تبصرۂ کتب	ادارہ	40
پینتیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء	مولانا محمد وسیم اسلم	42

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الیوم

سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر!

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد!

اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ۱۴؍مئی ۲۰۱۶ء مطابق ۶؍شعبان ۱۴۳۷ھ بروز ہفتہ سابقہ روایات کے مطابق ساڑھے سات بجے صبح سالانہ ختم نبوت کورس کے شرکاء ناشتہ سے فارغ ہوگئے۔ وضو اور تحیۃ المسجد وصلوٰۃ الحاجۃ پڑھنے کے بعد پونے آٹھ بجے حاضری کے لئے گھنٹی لگادی گئی۔ ساڑھے چار سو سے زائد رفقاء اس پہلے پیریڈ میں جمع تھے جو رات کو ہی تشریف لائے تھے۔ امسال وفاق المدارس کے سالانہ امتحان کے ختم ہونے سے قبل ہی بعض غیر وفاقی ساتھی تشریف لائے۔ وفاق کا امتحان جمعرات قبل از دوپہر ختم ہوا۔ جمعرات شام تک ساتھیوں کی بھرپور آمد شروع ہوگئی۔ جمعہ کے دن وقفہ وقفہ سے وفود وقافلے شرکت سے سرفراز فرماتے رہے۔ جمعہ شام کو احتیاطاً کھانا زیادہ بنوالیا گیا تھا کہ رات بھر مہمانان رسول مقبول ﷺ کی آمد متوقع تھی۔ چنانچہ ایسے ہوا کہ چارسدہ سے ایک بڑی ہینو کوچ اور ایک بڑی ائیر کنڈیشنڈ ویگن پر قافلہ پہنچا۔ کراچی واندرون سندھ سے ایک قافلہ ایک سو انتالیس ساتھیوں کا ایک ٹرین سے فیصل آباد اترا۔ وہاں سے پھر ویگنوں کے ذریعہ چناب نگر مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی تشریف لائے۔ غرض جمعہ کا دن، اگلی رات ہفتہ کا دن اور اس سے اگلی رات جوق در جوق، قافلہ در قافلہ، کارواں در کارواں، رفقاء کرام تشریف لاتے رہے۔ ہمیشہ سے معمول ہے کہ کورس کا دو روز داخلہ ہوتا ہے۔ اتوار شام کو داخلہ کے بند ہونے کا اعلان کردیا جاتا ہے۔ داخلہ کی بندش کے اعلان کے وقت آٹھ سو بیالیس رفقاء، علماء کرام، طلباء عظام اور مہمانان گرامی کا داخلہ ہوچکا تھا۔ اس کے باوجود اتوار و پیر کی درمیانی شب بہت سارے دوست آگئے۔ لیٹ آنے کی وجہ سے جن کے عذر معقول تھے ان میں سے آٹھ مزید ساتھیوں کو داخلہ دے کر آٹھ سو پچاس پر داخلہ بند کردیا گیا۔ جن حضرات سے داخلہ کی معذرت کی گئی ایک تو ان کے عذرات ایسے نہ تھے جس کے باعث ان کے لیٹ ہوجانے کو جواز کی سند ملتی۔ بعض دوستوں سے درخواست کی گئی کہ ہم اپنے اصول وضوابط کو تو نہیں توڑتے۔ البتہ آپ اگر چاہیں تو بغیر داخلہ کے تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔ رہائش، خوراک کی سہولت ادارہ آپ کو مہیا کرے گا۔ البتہ امتحان میں شرکت وسند وغیرہ سے معذرت ہوگی۔

غرض اللہ رب العزت نے کرم کیا کہ بعض پڑھنے کے شوقین بغیر داخلہ کے بھی شریک درس

ہوئے۔ نمازوں کے بعد کالونی کے نمازی اور مہمان بھی شریک درس ہوتے۔ یوں کلاس کی کبھی کبھی ایک ہزار سے بھی حاضری متجاوز ہوجاتی۔

قارئین لولاک کی خدمت میں پہلے سے عرض کیا جاچکا اور وہ باخبر ہیں کہ مدرسہ کے جدید بیس کمرے پر مشتمل دومنزلہ بلاک کورس سے قبل تیار کرلیا گیا تھا۔ کھڑکیاں، دروازے، بجلی وغیرہ کا نظم مکمل ہوگیا تھا۔ ساتھیوں کو قدیم مدرسہ کی عمارت میں ٹھہرایا گیا۔ جب رش زیادہ ہوا تو حفظ کی چھ کلاسوں کو مدرسہ جدید کی عمارت کے چھ کمروں میں منتقل کیا گیا۔ یہی کمرے ان حفظ کے بچوں کی درسگاہیں اور رہائش گاہیں قرار پائیں۔

مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے وہ طلباء جو کورس میں شریک تھے یا جن کی خدمت کی ڈیوٹی لگی تھی وہ تمام کے تمام اساتذہ کے خالی مکانوں میں رہائش پذیر ہوئے۔ قدیم مدرسہ کی عمارت مہمانان گرامی سے پر ہوگئی تو باقی مہمانوں کو جدید عمارت میں ٹھہرانے کا بندوبست کیا گیا۔ وہ عمارت بھی بھر گئی تو مسجد کے دوسرے برآمدہ کو اور گردقناتیں لگا کر رہائش کے لئے مختص کیا گیا۔ یوں اللہ رب العزت کے محض فضل وکرم واحسان سے جتنے مہمان آتے گئے ان کی رہائش کے لئے حق تعالیٰ شانہ بہتر سے بہتر سبیل پیدا فرماتے گئے۔ پہلے دن سے کھانے کے نظم کو مولانا محمد اسحق ساقی (بہاولپور)، مولانا محمد اقبال (ڈیرہ غازیخان) اور پھر کچھ دنوں بعد مولانا محمد خبیب (ٹوبہ ٹیک سنگھ) نے سنبھالا۔ ان حضرات نے اس گرمی کے موسم میں ایثار وقربانی کی مثال قائم کردی۔ حسب سابق سالن پکانے کے لئے جھنگ سے اور روٹیاں لگانے کے لئے مولانا سیف اللہ خالد ناظم اعلیٰ جامعہ اسلامیہ امدادیہ نے اہتمام کیا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے مطبخ کا پورا عملہ بھی چاک وچوبند دستہ کی طرح شریک عمل ہوا۔ گیس وبجلی کی وقفہ وقفہ سے بندش کے باوجود کبھی بھی کھانے میں پریشان کن تاخیر یا تعطیل نہیں ہوئی۔ ساڑھے آٹھ سو شرکاء کورس، مدرسہ کے حفظ کے بچوں کی چھ کلاسیں، عملہ، مہمانان گرامی محتاط انداز کے مطابق بارہ صد افراد کا دووقت کا کھانا وناشتہ ہر روز تیار ہوتا تھا۔ مسلسل بائیس دن اتنا بڑا اہتمام پھر کلاسوں کی تسلسل سے تعلیم گویا بائیس روزہ عظیم الشان کانفرنس کی رونق اور سماں، دن رات کا یہ ایمان پرور منظر اور پھر تمام امور کا وقت پر پورا ہوجانا یہ صرف اور صرف پروردگار عالم کے محض فضل وکرم کا صدقہ ہے اور کسی کی اس میں قابلیت نہیں۔

اب اتنی بڑی تعداد کو ایک ساتھ بٹھا کر اکٹھے ایک بزم میں کھانا کھلانے کے لئے کوئی جگہ بھی کافی نہ ہوتی تھی۔ مطبخ کا ہال، دارالقرآن کے ہال، مدرسہ کی بلڈنگ کے تمام برآمدوں میں دسترخوان لگائے جاتے تھے۔ پھر بھی مہمان پورے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے مدرسہ کے لان کے درختوں کی چھنگائی کر کے مدرسہ کے لان کے نصف حصہ پر اڑھائی سوفٹ لمبے اور بہتر فٹ چوڑے سائبان لگائے گئے۔ اس کے ساتھ مدرسہ کے نئے برآمدہ کو شامل کیا گیا۔ یوں جا کراتنے دسترخوانوں کے لئے جگہ کا اہتمام ہوگیا

کہ ایک ساتھ پورے رفقاء بیٹھ کر آرام وسکون سے کھانا تناول فرمائیں۔ مدرسہ کے حفظ کے اساتذہ نے باری باری اپنی اپنی کلاسوں کو کھانا کھلانے کی خدمت پر لگایا۔ دسترخوان پر کھانا پہلے چن دیا جاتا۔ تمام رفقاء وقار سے ایک ساتھ آ کر بیٹھ جاتے اور یوں کھانا کھلانے، چائے پلانے، ناشتہ کرانے، قہوہ پیش کرنے کا عمل آدھے پون گھنٹہ کے درمیان مکمل ہو جاتا۔ یہ نظم اس عمدگی سے پورا ہوتا رہا جو محض فضل ایزدی ہی ہے۔

صبح آٹھ بجے سے بارہ بجے تک کلاس لگتی۔ درمیان میں پندرہ منٹ کا وقفہ ہوتا۔ پھر ظہر سے عصر تک اور پھر عشاء کے بعد ایک گھنٹہ گویا قریباً آٹھ گھنٹے یومیہ پڑھائی ہوتی۔ رفقاء اپنے طور پر جو تیاری یا مطالعہ کرتے وہ اس کے علاوہ ہے۔ دوسرے روز ہی شام کو عشاء کے متصل بعد تعلیم سے فارغ ہوتے ہی تقریروں کا نظم شروع کرا دیا گیا تھا۔ پانچ پانچ طلباء کے گروپ بنائے گئے۔ یوں ایک سو ستر گروپ بنے۔ ہر روز ہر ساتھی دس منٹ بیان کرتا۔ قارئین! ذرا تصور فرمایئے گا کہ وسیع وعریض مسجد کے ہالوں میں ایک سو ستر خطیب بیک وقت رحمت عالم ﷺ کی ختم نبوت کے عنوان پر خراج تحسین پیش کر رہا ہو۔ اپنے جذبات ایمانی اور اپنے نور قلبی کے ساتھ محو گفتگو ہو تو کیا منظر ہوتا ہوگا؟ بس یقین فرمایئے کہ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ آسمانوں سے رب کریم کی رحمت کے فرشتے بھی جھک جھک قابل رشک نظاروں پر شاداں وفرحاں ہوتے ہوں گے۔ مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا رضوان عزیز، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا فقیر اللہ اختر اور دوسرے رفقاء نے اس نظم کو سنبھالنے میں قابل رشک محنت کی۔

یاران طریقت! اس گرمی کے موسم میں دوپہر ٹھیک بارہ بجے ایک کپڑے کے سائبان نے کتنی گرمی روکنی ہے؟۔ اس تپتے ماحول میں رفقاء کے بیٹھ کر کھانا کھانے کا عمل کتنا صبر آزما ہوگا؟ تمام شرکاء ڈھیروں شکریہ کے مستحق ہیں کہ کسی ایک نے بھی اف نہیں کی۔ بس ان کے قابل قدر ایثار پر اللہ تعالیٰ نے یہ انعام دیا کہ وقفہ وقفہ سے دو تین بار بارش ہوگئی۔ گرمی، ٹھنڈک، خنکی، تپش کے ماحول میں یوں وقت گزر گیا کہ کانوں کان کسی کو گویا خبر بھی نہ ہوئی۔ ہمہ وقت ٹھنڈے پانی کے کولر اور مشین برابر رو بعمل رہے۔ ناشتہ میں چائے، شام کے کھانا کے بعد قہوہ بھی چلتے رہے۔ ہفتہ میں ایک بار حلوہ کا ناشتہ اور ایک بار بریانی پکتی رہی۔ صبح کو عموماً سبزی گوشت، شام کو دال گوشت چلتے رہے۔ غرض مجلس کے ساتھیوں نے مہمانان گرامی کے لئے حد درجہ اکرام کو سامنے رکھا۔ شرکاء کورس ساتھیوں نے بھی محبتوں سے سرفراز کیا کہ پورے کورس کے دوران کوئی پریشانی کھڑی نہیں کی۔ بس جس جس کو اس کارخیر میں جتنی سعادت حاصل ہوئی، محض اور محض، صرف اور صرف توفیق ایزدی ہی ہے اور بس۔ اللہ کافی اور بس۔ باقی ہوس۔

قارئین گرامی! حسب سابق امسال بھی ہر ہفتہ کے روز امتحان ہوئے۔ ہفتہ بھر میں جو پڑھا تو اگلے ہفتہ کے روز اس کا پیپر ہوگیا۔ یوں تین امتحان ہوئے۔ پورا سلیبس پڑھایا گیا اور تحریری امتحان لیا گیا۔

تینوں پرچوں کے نمبرات جمع کر کے نتیجہ مرتب کیا گیا۔ اس طرح تقریروں کے بھی مقابلے ہوئے۔ ان کا بھی نتیجہ مرتب کیا گیا۔

تحریری امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام

اوّل	141	عبدالواجد بن شیخ عبدالمجید	کراچی	255
دوم	435	رشید احمد بن مولانا عبدالہادی	صوابی	234
سوم	789	محمد شعیب بن محمد ناصر	چنیوٹ	230

تقریری مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کے نام

اوّل	192	محمد سفیان بن قاری عبدالحمید	سرگودھا	92
دوم	849	عبدالسلام بن محمد فاروق	ٹوبہ ٹیک سنگھ	91
سوم	260	عبدالرحمن بن توحید احمد	سیالکوٹ	90

مقابلہ میں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو کتابوں کا سیٹ انعام میں پیش کیا گیا۔

برادران دینی! آپ کو خوب معلوم ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے کورس کے شرکاء کو منتخب کتابوں کا سیٹ پیش کرتی ہے۔ ہر سال ہر ساتھی دو، اڑھائی ہزار روپے کی کتابیں لے کر جاتے ہیں۔ اس سال اعلان کیا تھا کہ تمام ساتھیوں کو پانچ پانچ ہزار روپے کی کتابیں یعنی ہر سال کی نسبت اس سال دگنا کتب دی جائیں گی۔ اللہ رب العزت کے کرم کے معاملہ کو دیکھیں کہ امسال ساڑھے آٹھ صد رفقاء کا داخلہ تھا۔ امتحان میں شرکت کرنے والے آٹھ صد تھے۔ ان آٹھ صد رفقاء کو کتابیں دینا تھیں۔ جو کسی بھی عذر کی وجہ سے امتحان میں شریک نہ ہوسکیں۔ وہ سند، وظیفہ اور کتب کے مستحق نہیں ہوتے۔ آٹھ صد رفقاء نے امتحان دیا۔ امتحان مسجد کے محراب سے نئے تعمیر شدہ ہال کی آخری صف تک۔ آٹھ سو رفقاء کے امتحان دینے کا منظر سامنے رکھیں۔ تینوں امتحانوں کے نگران اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا غلام رسول دین پوری تھے۔ امتحانوں کے وقت موجودہ تمام مدرسین، وجبہ کتب، حفاظ اور مبلغین بھی امتحان کی نگرانی میں شریک عمل رہے۔ فلحمدللہ!

انہیں حضرات کی سربراہی میں رزلٹ مرتب ہوئے۔ اب آیئے فی ساتھی پانچ ہزار کی کتابیں دینا ہیں تو آٹھ صد حضرات کے لئے فقط کتابوں کی مد میں اتنا اہتمام کرنا ذرا خیال فرمایئے کہ اللہ رب العزت نے کس طرح مجلس کے ساتھ ہمیشہ کی طرح خیر کا معاملہ فرمایا کہ ملتان کے ایک مکتبہ نے ۲۳ کارٹن کتب، کراچی کے ایک مکتبہ نے بائیس کارٹن کتب، لاہور کے ایک مکتبہ نے تین کارٹن کتب اور گوجرانوالہ کے ایک بزرگ اہل علم نے ایک ویگن کتابوں کی بھری ہوئی ان مہمانوں کے لئے چناب نگر بھجوادی۔ ادھر دفتر مرکزیہ

ملتان سے تقریباً اسی کارٹن کتب ٹرک کے ذریعہ چناب نگر پہنچائی گئیں۔ مجلس کی تازہ کتاب ’’چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگا رنگ‘‘ کا تین جلدوں پر مشتمل سیٹ جو پونے سترہ صد صفحات پر مشتمل تھا۔ کتاب ’’ایک ہفتہ حضرت شیخ الہند کے دیس میں‘‘، کتاب ’’قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے‘‘، ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی سات سات جلدیں، ’’قادیانی شبہات کے جوابات‘‘ تین جلدوں میں ہر شریک کورس کلاس کے ہر ساتھی کو دی گئیں۔ مجلس کو عطیہ میں ملنے والے کتب اور مجلس کی اپنی مطبوعہ کتب کا ہر سیٹ بیس کتب پر مشتمل ہوگیا۔ جن کی عام بازاری قیمت کسی بھی طرح دعدہ کردہ قیمت سے کم نہ تھی۔ فلحمدللہ! یوں ایک ہی دن میں ملک بھر میں چھوٹی آٹھ صد لائبریریوں کا قدرت نے اہتمام فرمادیا۔

قارئین! اب اتنی کتابوں کے بنڈل کے لئے پلاسٹک کے شاپر متحمل نہ تھے۔ پلاسٹک کی چھوٹی بوری میں بند کرنے پر طبیعت نہ مانتی تھی۔ حضرت مولانا سید خبیب احمد شاہ صاحب نے اس مشکل کا حل یہ نکالا کہ پرنٹ شدہ گتہ کے کتابوں کے سائز کے مطابق آٹھ صد کارٹن تیار کرادیئے۔ یوں ڈبہ پیک عمدہ گفٹ کتب ہر ساتھی کے لئے تیار ہوگیا۔

مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ملتان، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا رضوان عزیز چناب نگر، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور، مولانا غلام مرتضیٰ ڈسکہ کے مستقل باری باری اسباق چلتے رہے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا محمد الیاس گھمن، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا محمد انور اوکاڑوی، قاضی محمد ابراہیم ثاقب اٹک، مولانا محمد احمد، مولانا محمد شاہد ندیم چناب نگر، مولانا عبدالماجد منڈی بہاؤالدین، مولانا فضل محمد فیصل آباد، جناب محمد متین خالد لاہور کے ایک ایک لیکچر مختلف اوقات میں ہوئے۔ علاوہ ازیں ماموں کانجن سے مولانا قاری عطاء اللہ اپنے رفقاء کے ساتھ، فیصل آباد سے مولانا غلام محمد، گوجرانوالہ سے مولانا سیف الرحمٰن قاسم، چارسدہ سے جناب الحاج عبدالرحمٰن بمع رفقاء، کراچی سے مولانا عبدالحئی مطمئن، مولانا کلیم اللہ اور دیگر حضرات کورس کے دوران تشریف لاکر حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔ یوں اللہ رب العزت نے فضل وکرم کا معاملہ فرمایا کہ بائیس روزہ کورس پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

کورس کی اختتامی تقریب ۳؍جون ۲۰۱۶ء قبل از جمعہ منعقد ہوئی۔ اجلاس کی غرض وغایت مولانا قاضی احسان احمد نے بیان کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر صدارت تقریب سعید منعقد ہوئی۔ مہمان خصوصی شیخ الحدیث حضرت مولانا منیر احمد منور جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا تھے۔ مولانا صاحبزادہ

عزیز احمد، مولانا منیر احمد منور، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری عبدالحمید، الحاج عبدالرحمٰن چارسدہ، حافظ عبدالسلام (ماموں کانجن)، مولانا پیر محمد صفدر، مولانا پیر محمد عابد جملہ مدرسین کتب و حفظ جملہ موجود مبلغین اور دیگر حضرات نے اپنے ہاتھوں شرکاء کو اسناد اور کتب کا سیٹ پیش کیا۔ یوں جمعہ سے قبل یہ تقریب پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ خطبہ جمعہ و امامت مولانا غلام رسول دین پوری نے فرمائی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک!

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد ؒ کی صاحبزادی کا وصال

خانقاہ سراجیہ کے شیخ ثالث اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد ؒ کی اکلوتی اور لاڈلی صاحبزادی صاحبہ کا ۳۱ر مئی ۲۰۱۶ء کو صبح آٹھ بجے کے قریب خانقاہ سراجیہ میں وصال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! محترم صاحبزادہ سعید احمد کے بیرون ملک ہونے کے باعث جنازہ اگلے دن ڈیڑھ بجے رکھا گیا۔ ملک بھر سے حضرت کے قریبی متوسلین نے جنازہ میں بھرپور شرکت کی سعادت حاصل کی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مولانا صاحبزادہ خلیل احمد مدظلہ سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے پڑھائی۔ مرحومہ کو خانقاہ سراجیہ کے خاص احاطہ قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ جنازہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا حافظ محمد انس ملتان نے کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ادارہ لولاک اپنے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد صاحب ان کے جملہ برادران صاحبزادہ مولانا خلیل احمد صاحب، صاحبزادہ سعید احمد صاحب، صاحبزادہ نجیب احمد صاحب، صاحبزادہ رشید احمد صاحب اور دوسرے اعزہ سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہے کہ حق تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں۔ آمین!

مرکزی نائب امیر حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ کے ماموں زاد اور دیگر کئی رشتوں میں قریبی عزیز جناب شریف اللہ خان خاکوانی ۲ر جون جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب ملتان میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلے دن مرحوم کا نماز جنازہ ہوا۔ حق تعالیٰ مرحوم کی بال بال مغفرت فرمائیں۔ پسماندگان کو حق تعالیٰ صبر جمیل کی نعمت سے سرفراز فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم عمومی مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد انس نے گھر پر جاکر اپنے مرکزی نائب امیر سے تعزیت مسنونہ ادا کی۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

حضرت قاضی محمد ابراہیم ثاقب کی والدہ کا وصال

امام التفسیر حضرت شیخ لاہوری ؒ کے خلیفہ مجاز اور جامعہ مدنیہ اٹک کے بانی مولانا قاضی زاہد الحسینی مرحوم کی اہلیہ، ہمارے مخدوم زادہ مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے امیر اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن مولانا قاضی محمد ابراہیم ثاقب کی والدہ محترمہ ۴؍جون ۲۰۱۶ء بروز ہفتہ رات گئے وصال فرماگئے آخرت ہوئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اگلے روز صبح دس بجے مرحومہ کے بڑے صاحبزادہ قاضی محمد ارشد الحسینی کی امامت میں جنازہ پڑھایا گیا۔ حق تعالیٰ محترمہ مخدومہ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وادارہ لولاک مرحومہ کے جملہ پسماندگان کے اس صدمہ میں برابر کے شریک غم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ آمین!

جناب قاری خادم حسین ؒ کا وصال

۴؍جون ۲۰۱۶ء ہفتہ کے روز صبح کے وقت محترم قاری خادم حسین ؒ ملتان میں وصال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! جلالپور سے اوچ شریف مین روڈ پر جائیں تو راستہ میں بہادرپور کے لئے مشرق کی جانب سڑک جدا ہوتی ہے۔ اس سڑک پر جائیں تو چند کلومیٹر کے بعد شمال مشرق کو ایک پکی سڑک نکلتی ہے جو بل کھاتی ہوئی محمد علی والا کی بستی میں جا پہنچتی ہے۔ ۱۹۷۱ء میں اس بستی میں قاری خادم حسین ؒ پیدا ہوئے تھے۔ آپ لانگ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ اس برادری کا آبائی پیشہ زمینداره ہے۔ قاری خادم حسین ؒ نے سکول کی چند جماعتیں اور ناظرہ قرآن مجید اسی بستی میں پڑھا۔ پھر حفظ کے لئے جامعہ خیرالمدارس ملتان میں داخل ہوئے۔ استاذ القراء حضرت قاری رحیم بخش ؒ سے بھی چند اسباق پڑھے۔ حفظ حضرت حافظ عبدالرحیم ؒ کے پاس کیا۔ گردان بھی ان کے ہاں مکمل کی۔ حضرت حافظ ؒ کے حج کے سفر کے باعث دوتین ماہ ان کی کلاس کے نگران بھی رہے۔ یہاں سے فراغت کے بعد حضرت مولانا ظفر احمد قاسم کے جامعہ خالد بن ولید ؓ کالونی وہاڑی میں دو سال حفظ کی کلاس پڑھاتے رہے۔ پھر ملتان ایک سال لطیف آباد میں پڑھایا۔

اس کے بعد پندرہ سال عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں حفظ کی کلاس کے استاذ اور امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ کچھ عرصہ قبل بنات کے لئے اپنا ادارہ قائم کیا اور خود حضوری باغ روڈ کی ایک مسجد کی امامت اور حفظ کی کلاس پڑھانا شروع کی۔ قاری خادم حسین ؒ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ صاحبزادے اور ایک بیٹی دی۔ تمام اولاد کو حفظ وناظرہ اور دینی تعلیم سے بہرہ ور کیا۔ قاری خادم حسین ؒ

انتہائی ہنس مکھ اور صاحب اخلاق تھے۔ دوستی قائم کرنا اور اسے نبھانا جانتے تھے۔ معاملہ فہم تھے۔ اتنے شریف الطبع تھے کہ زندگی بھر کسی سے تو تکار کی نوبت ہی نہ آنے دی۔

حضوری باغ روڈ محمدی محلہ کی نوجوان نسل نے حفظ وناظرہ آپ سے پڑھا۔ اس حلقہ میں آپ کو نمایاں احترام کا مقام حاصل تھا۔ اللہ رب العزت نے اپنے گھر کی دوبار زیارت اور حرم نبوی ﷺ کے دیدار کی سعادت سے بھی بہرہ ور کیا۔ زندگی بھر قرآن مجید کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے کوشاں رہے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے شوگر کے مریض تھے۔ پھر دل کی تکلیف نے گھیر لیا۔ وفات کے دن صبح کی نماز پڑھائی۔ اس سے فارغ ہوکر کلاس میں آکر تشریف فرما ہوئے۔ سینے میں درد محسوس ہوا تو بڑے بیٹے کو کندھا اور بازو دبانے پر لگا دیا۔ بیٹھے بیٹھے طبیعت نڈھال ہوئی تو لیٹ گئے۔ بچوں نے اٹھایا کارڈیالوجی لے گئے۔ ڈاکٹروں نے چیک کیا تو موت کی تصدیق کردی۔ الٹے پاؤں واپس گھر لایا گیا۔ اتنی دیر میں دو جہانوں کا سفر طے کرلیا۔ آپ کے جسد خاکی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان لایا گیا۔ یہاں غسل وتکفین کا عمل مکمل ہوا۔ دن گیارہ بجے جنازہ کا اعلان ہوا۔ دیکھتے ہی دیکھتے دفتر کا چھت والا حصہ صحن اور پلاٹ مکمل طور پر انسانوں سے اٹ گیا۔ آپ کے شاگردوں کو آنسو بہاتے، دعائیں کرتے دیکھا گیا۔ دینی تعلق ورشتہ بھی کیا مقدس رشتہ ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم عمومی مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے جنازہ کی امامت کرائی۔ جنازہ کے بعد آپ کے جسد خاکی کو ایمبولینس کے ذریعہ آبائی گاؤں لے جایا گیا۔ جہاں عصر کے بعد جنازہ ہوا۔ علی پور، جلالپور، بہاولپور، حاصل پور، نامعلوم کہاں کہاں سے خلق خدا نے جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ یہاں بھی بہت بڑا جنازہ ہوا اور مغرب سے قبل آبائی قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے۔

دوسرے دن آپ کے ایک عزیز شاگرد نے خواب دیکھا کہ ایک جہاز کے قریب قاری خادم حسین ؒ کے صاحبزادہ حسان احمد اور قاری صاحب ؒ کے برادر بزرگ مولانا محمد اسحاق ساقی کھڑے ہیں۔ جہاز اڑان بھرنا چاہتا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے خواب میں دوسرے ساتھی سے پوچھا کہ حسان اور ساقی صاحب جہاز کے قریب کیوں کھڑے ہیں؟ ساتھی نے کہا: تمہیں نہیں معلوم کہ قاری خادم حسین ؒ مدینہ طیبہ جارہے ہیں۔ اللہ رب العزت مبارک فرمائیں۔ واقعی وہ آقا مدنی ﷺ کے عاشق صادق اور غلام بے دام تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب ہو۔ مولانا محمد اسحٰق ساقی اور قاری خادم حسین ؒ کے جملہ پسماندگان تعزیت کے مستحق ہیں اور جبکہ بجائے خود مجلس تحفظ ختم نبوت بھی تعزیت کی مستحق ہے کہ ایک اچھے وفادار مخلص ساتھی چل دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبر مبارک کو بقعۂ نور فرمائیں۔ آمین!

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:14 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۳۱...... سواد بن زریق ابن ثعلبہ الخزرجیؓ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کا نام سواد بن رزن تھا۔ جو بدر، احد میں شریک ہوئے۔ ان کی ایک بیٹی کا نام ام عبداللہ تھا۔ جو مبایعات میں سے تھیں۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۷۷)

۱۳۲...... سواد بن غزیہ ابن اھیب البلوی حلیف الخزرجؓ

آپ غزوہ بدر، احد سمیت تمام مشاہد غزوات میں شریک ہوئے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے غزوہ بدر کے موقع پر خالد ابن ہشام مخزومی کو قید کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں خیبر کے علاقہ کا حکمران مقرر کیا تھا۔ روایات میں ہے کہ سرور دو عالم ﷺ غزوہ بدر کے موقع پر لکڑی کے ساتھ صفیں درست فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ سواد بن غزیہ سے گزرے جو صف سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ رحمت عالم ﷺ نے ان کے پیٹ پر چھڑی مار کر فرمایا کہ سواد سیدھے ہو جاؤ تو سواد نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے چھڑی مار کر مجھے اذیت پہنچائی ہے جس اللہ نے آپ ﷺ کو حق و سچ کے ساتھ بھیجا ہے لہٰذا آپ ﷺ مجھے بدلہ دیجئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ بدلہ لے لیجئے۔ تو سواد نے آپ ﷺ کے پیٹ مبارک کا بوسہ لے لیا اور آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تجھے کس چیز نے برانگیختہ کیا تو عرض کرنے لگے کہ میدان جنگ میں ہوں۔ موت کا کوئی پتہ نہیں تو میرا جی چاہا کہ آخری وقت میرا جسم آپ ﷺ کے جسم سے مس کرے۔ تو سرور دو عالم ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ تو سواد نے عرض کیا کہ آپ ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت بھی فرمائیے گا۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۱۶)

۱۳۳...... سویط ابن سعد ابن حریملہ القریشی المکیؓ

صحیح یہ ہے کہ ان کا نام سویبط تھا۔ آپ قدیم الاسلام ہیں اور حبشہ کی طرف بھی ہجرت فرمائی۔ نیز حضرت ابوبکر صدیقؓ اور نعمانؓ کے ساتھ شام کا سفر بھی فرمایا۔ سویبط نے مکہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت بھی فرمائی اور عبداللہ بن سلمہ کے پاس اترے۔ حضور ﷺ نے ان کی عائذ بن ماعص الزرقی کے ساتھ مواخات فرمائی۔ آنجناب بدر و احد میں شریک ہوئے۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۶)

۱۳۴...... سوید ابن مخشی الطائی مولیٰ بنی اسدؓ

غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ (الاستیعاب ۲؍۶۸۰)

۱۳۵...... شجاع ابن وہب ابن ربیعہ الاسدی مولیٰ قریشؓ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ان کی کنیت ابن ابی وہب تھی۔ آپ نحیف دراز اور اونچے قد کے تھے۔ آپ نے دو دفعہ ہجرت کی۔ ایک مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب یہ مشہور ہوا کہ قریش نے اسلام قبول کرلیا ہے تو مکہ مکرمہ واپس آگئے۔ دوسری ہجرت مدینہ منورہ کی طرف کی۔ حضور ﷺ نے ان کی ابن خولی کے ساتھ مواخات کرائی۔ شجاع اپنے بھائی عقبہ بن وہب کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے۔ سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چوبیس آدمیوں کے ساتھ ایک سریہ بنو ہوازن کی طرف بھیجا۔ شجاع رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک لے کر رسول بن کر حارث بن ابی شمر الغسانی کی طرف تشریف لے گئے۔ اگرچہ وہ تو مسلمان نہ ہوا۔ لیکن اس کا چوکیدار مری مسلمان ہوگیا اور شجاع کے ہاتھوں ایک خط حضور ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا۔ سلام بھی عرض کیا اور کہا کہ میں نے آپ ﷺ کا دین قبول کرلیا ہے۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ''صدق'' اس نے سچ کہا۔ شجاع جنگ یمامہ کے شہدائے ختم نبوت میں شامل تھے۔ اس وقت ان کی عمر چالیس سال سے کچھ زائد تھی۔ (الاستیعاب ۲؍۳۲۱)

۱۳۶...... شماس ابن عثمان ابن شرید القریشی المخزومیؓ

حضرت شماس اولین مسلمانوں میں سے ہیں۔ نیز آپ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کی والدہ محترمہ کا نام صفیہ بنت ربیعہ تھا۔ آپ نے دوسری مرتبہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور غزوہ احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی عمر ۳۴ سال تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی شجاعت کی شہادت دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دائیں یا بائیں جس طرف بھی دیکھا شماس میرے آگے ڈھال بنا ہوا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ زخموں کی وجہ سے گر پڑے تو حضرت شماس آپ ﷺ کے سامنے ڈٹے رہے۔ یہاں تک کہ شدید زخمی ہوئے تو سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اسے حضرت ام سلمہؓ کی طرف پہنچا دو۔ چنانچہ آپ کو حضرت ام سلمہؓ کے ہاں پہنچا دیا گیا۔ یہاں تک کہ روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔ حضور ﷺ نے احد کے شہداء کے ساتھ تدفین کا حکم فرمایا۔ جن کپڑوں میں شہید ہوئے انہیں کپڑوں میں دفن کئے گئے۔

(سبل الہدیٰ والرشاد ۴؍۱۰۵)

۱۳۷...... صفوان بن وہب ابن ہلال القرشی المعروف صفوان بن بیضاءؓ

آپ کی کنیت ابوعمر ہے۔ سرور دو عالم ﷺ نے انہیں رافع بن المعلی کا بھائی قرار دیا۔ مواخات

کرائی۔ دونوں حضرات غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ حضرت صفوان اپنے بھائی سہیل بن بیضاء کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ غزوہ بدر میں شہید نہیں ہوئے۔ سرور دو عالم ﷺ کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رمضان المبارک ۳۸ ہجری میں وفات پائی۔

(سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۱)

۱۳۸...... صہیب بن سنان ابو یحییٰ النمری الرومیؓ

حضرت صہیبؓ اولین اسلام قبول کرنے والوں سے ہیں۔ ان کے والد محترم اشراف جاہلین میں سے تھے۔ ان کے والد کو کسریٰ فارس نے ابلہ اور بصرہ کا والی مقرر کیا تھا۔ حقیقتاً آپ دریائے فرات کے کنارے موصل کے رہنے والے تھے۔ جو جزیرہ اور موصل کے متصل ہے۔ یہاں حضرت صہیبؓ پیدا ہوئے۔ بچپن میں رومی آپ کو اٹھا کر لے گئے۔ رومیوں کے درمیان آپ کی نشو ونما ہوئی۔ انہیں بنوکلب کے ایک آدمی نے رومیوں سے خریدا اور انہیں مکہ مکرمہ لے آئے تو عبداللہ ابن جدعان نے خرید لیا۔ پھر آزاد کر دیا۔ مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر ہوئے اور تجارت کا پیشہ اپنایا۔ یہاں تک کہ اسلام ظاہر ہوگیا۔ آپ نے اسلام قبول کیا۔ جب مسلمان مدینہ منورہ ہجرت کر رہے تھے تو آپ نے بھی سفر ہجرت شروع فرمایا تو مشرکین مکہ نے آپ کو روکا۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھ سے زیادہ کوئی تیر انداز نہیں۔ جب تک میرے ترکش میں تیر رہیں گے تمہیں تیروں سے قتل کرتا رہوں گا۔ جب تیر ختم ہو جائیں گے تو تلوار سے لڑوں گا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں نے بہت سامال تجارت جمع کیا ہوا ہے۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ کو اپنا مال تجارت دے دوں گا کہ آپ میرا راستہ چھوڑ دیں۔ تو آپ نے اپنا سارا مال تجارت انہیں دے دیا۔ جب سرور دو عالم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صہیبؓ نے نفع بخش تجارت کی۔ آپ نے غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت کی۔ آپ سے ۳۰۷ احادیث مروی ہیں۔ آپ صہیبؓ رومی کے نام سے مشہور تھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اہل عرب میں سب سے پہلے میں نے اسلام قبول کیا۔ رومیوں میں صہیبؓ ہیں۔ اہل فارس میں سلمان فارسی ہیں۔ حبشیوں میں سے حضرت بلال حبشی ہیں۔ آپ کی کنیت ابو یحییٰ تھی جو رحمت دو عالم ﷺ نے خود رکھی۔ حضور ﷺ نے آپ کی مواخات حارثؓ بن صمہ کے ساتھ کی۔

(سیرت ابن ہشام ۲/۸۳۸)

۱۳۹...... ضحاک بن حارثہ ابن زید الخزرجیؓ

حضرت ضحاکؓ ستر صحابہ کرامؓ کے ساتھ بیعت عقبہ میں حاضر ہوئے۔ غزوہ بدر میں شرکت فرمائی۔

(الاصابہ ۲/۲۰۵) جاری ہے!

اصلاح معاشرہ......خواتین اسلام سے خطاب

مولانا محمد علی جالندھریؒ

زیرنظر تحریر یادگار سلف حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں کی گئی ایک تقریر کا کچھ حصہ ہے۔جس میں حضرت موصوف نے خواتین اسلام سے خطاب کیا ہے:

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا: میں کچھ باتیں اپنی بہنوں سے کہنا چاہتا ہوں۔میری بہنو! زمانہ ایسا برا آ گیا ہے کہ شرم وحیا باقی نہیں رہی۔ایک ایک کر کے قرب قیامت کی علامات ظاہر ہو رہی ہیں۔قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مرد عورتوں کے پیچھے چلیں گے اور عورتیں ان کی رہنمائی کریں گی۔اب یہ صورت رونما ہو چکی ہے۔شاید ہی کوئی قسمت والا گھر ایسا ہو گا جہاں بیوی شوہر کی بات مانتی ہو۔ورنہ سارے معاملات عورتوں کے ہاتھ میں چلے گئے ہیں۔وہ من مانی کرتی ہیں۔ہر معاملہ میں ان کو ہر قسم کا اختیار ہے۔حتیٰ کہ گھر بسانے اور اجاڑنے کا سارا کھیل وہی کھیلتی ہیں۔

بہنیں معاشرہ کی اصلاح کے لئے اہم کردار ادا کر سکتی ہیں

میں اپنی ان بہنوں سے کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ اختیار اور یہ حکومت دی ہے تو تم اس سے معاشرہ کی اصلاح کا کام بھی لو۔اب تم بھی میدان میں نکلو،میدان میں نکلو،اور میدان میں نکلنے کا مطلب یہ نہیں کہ بے پردہ ہو جاؤ۔بلکہ گھروں میں،محلوں میں،بستیوں میں جو معاشرتی خرابیاں اور سماجی برائیاں پیدا ہو چکی ہیں تم ان کو دور کرنے کی کوشش کرو۔بری رسموں کے خلاف آواز اٹھاؤ۔شادی بیاہ کے سلسلہ میں جو قباحتیں جنم لے چکی ہیں ان کو مٹاؤ۔خود پردہ کرو اور اپنی بیٹیوں کے سر بھی ڈھانپو۔غیر شرعی اور بھڑکیلا لباس نہ خود پہنو اور نہ کسی کو پہننے دو۔کالجوں میں جو لڑکیاں پڑھ رہی ہیں انہیں سمجھاؤ کہ وہ پردہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند ہوں۔سادگی کو اپنا شعار بناؤ۔سادہ لباس پہنو۔عریانی سے بچو۔

قیامت کو ننگی اٹھائی جائیں گی

حدیث میں آتا ہے:”رب کاسیات عاریات یوم القیامۃ“﴿بہت سی لباس پہننے والی عورتیں قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔﴾

مقصد یہ ہے کہ دنیا میں ان کا لباس عریانی کا تھا۔ اس لئے قیامت کے دن ان کے جسم ننگے ہوں گے۔ یہ ان کی سزا ہوگی کہ وہ اتنے بڑے ہجوم میں عریاں پھر رہی ہوں گی اور بے آبرو ہوں گی۔

عورت کی بدترین تذلیل

ایک بات اور بڑے درد اور دکھ کے ساتھ کہتا ہوں غور سے سنو! سینما کے ٹکٹ نہیں بکتے، جب تک سینما کے باہر عورت کی ننگی تصویر نہ ہو۔ صابن کی ٹکیہ نہیں بکتی جب تک اس پر عورت کی تصویر نہ بنی ہوئی ہو۔ کپڑا نہیں بکتا جب تک اس کے اشتہار میں عورت کی عریاں تصویر نہ چھاپی جائے۔ کوئی پیکٹ نہیں بکتا جب تک اس پر عورت کا فوٹو نہ ہو۔ حتیٰ کہ آئینہ کی پشت پر بھی عورت کی ننگی تصویر بنی ہوئی ہوتی ہے۔ عورت کی اس سے بڑی ذلت و رسوائی اور بے آبروئی اور کیا ہوسکتی ہے کہ ٹکے ٹکے کی چیز پر اس کی تصویر بنی ہوئی ہو اور وہ بازار میں کھلے بندوں فروخت ہورہی ہو۔ عورت کو کتنا ذلیل، کتنا رسوا اور کتنا سستا کردیا ہے۔ اسے کتنا حقیر کردیا گیا ہے۔ تم اس ذلت کے خلاف کیوں آواز نہیں اٹھاتی ہو۔ تم اپنی ایک ایسی موثر اور فعال تنظیم کیوں قائم نہیں کرتی ہو جو عورت کی اس برسر بازار رسوائی کے خلاف آواز بلند کرے۔ تم بڑے بڑے افسروں کی بیگمات کے پیچھے کیوں نہیں پڑتی ہو کہ وہ ان خرافات کو بند کرانے کے لئے اپنے شوہروں پر دباؤ ڈالیں کہ عورت کی تصویر کسی بھی رنگ میں، کسی بھی مقصد کے لئے شائع کرنے پر پابندی عائد کی جائے۔ سینماؤں کے باہر اس قسم کی بے پردہ عورتوں اور مردوں کی تصویریں لگی ہوئی ہوتی ہیں کہ غیرت و شرم کا سر جھک جاتا ہے۔ تم اس کے خلاف جہاد کرو۔ اس بیہودہ شغل کو بند کرانے کا مطالبہ کرو۔ تم حکومت سے مطالبہ کرو کہ وہ عورت کی تصویر کو یوں تجارتی مقاصد کے لئے استعمال کرنے پر پابندی عائد کرے۔

بہنو! ہوش میں آؤ۔ تم کہاں سوئی ہوئی ہو۔ تمہیں بناؤ سنگھار سے فرصت نہیں۔ تمہیں کپڑے لینے کے سوا کچھ یاد نہیں۔ تمہیں زیور اور گہنے کے علاوہ کسی بات کا ہوش نہیں۔ تم نئے نئے فیشن اپناتی ہو۔ رنگ برنگ کی چوڑیاں پہنتی ہو۔ خوشنما اور دلکش برقعے پہن کر بازاروں میں نکلنے کا تمہیں چسکا پڑ گیا ہے۔ تمہاری دلچسپیاں میک اپ اور سرخی پوڈر تک محدود ہوکر رہ گئی ہیں اور تمہیں یہ خیال نہیں آتا۔ یہ احساس نہیں ستاتا کہ بازار میں، چوراہے میں، گلی کی نکڑ پر، سڑک کے چوراہے میں اور دکانوں پر تمہاری عریاں تصویروں کا نیلام ہورہا ہے اور تمہاری ایسی بے عزتی کی جارہی ہے کہ تاریخ میں آج تک کبھی عورت کی بے حرمتی نہیں ہوئی۔ تمہیں اپوا نے جو پٹی پڑھائی ہے وہ تمہاری تباہی کا راستہ ہے۔

نجات کا واحد راستہ

تمہاری نجات کی راہ ام المومنین سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی اتباع میں ہے۔ تم بے

غیرت کافروں کی بے شرم بیگمات کی نقالی کرتی ہو۔ تمہیں یہ احساس نہیں کہ یہ عورتیں دین ومذہب سے بیگانہ خوف خدا سے تہی دامن ہیں۔ تم ان کے پیچھے چل کر انہی کی طرح اپنی عاقبت کیوں خراب کرتی ہو۔ قیامت میں خدا کو کیا منہ دکھاؤ گی؟

لباس کے باوجود ننگی ہوں گی

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں دو گروہ پیدا ہوں گے۔ اس گروہ میں وہ عورتیں ہوں گی کہ انہوں نے بظاہر لباس پہن رکھا ہے۔ مگر اس کے باوجود عریاں ہیں۔ دوسروں کو اپنے عشوہ وادا سے اپنی طرف مائل کرتی ہیں اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوتی ہیں۔ ان کے سر بختی اونٹ کی کوہان جیسے ہوں گے کہ اور گردن کو مٹکا مٹکا کرنازوادا سے چلیں گی۔ مگر ان کا انجام یہ ہے کہ جنت میں داخل تو کجا، ان کو جنت کی ہوا بھی نہیں لگے گی۔

کیا تم اپنا حشر انہی عورتوں کے ساتھ چاہتی ہو، کیا تمہیں یہ خبر نہیں کہ بیسیوں عورتیں روزانہ اغوا ہو کر فروخت کی جارہی ہیں۔ اخبارات میں تو اغوا کے اکا، دکا واقعات چھپتے ہیں۔ دیہات میں جو روزانہ اغوا کی وارداتیں ہوتی ہیں وہ تو کسی کے نوٹس میں ہی نہیں آتیں۔ بارہ بارہ سال کی لڑکیاں دن دہاڑے اغوا کی جارہی ہیں۔ فروخت کی جارہی ہیں۔ ان کا کوئی مددگار نہیں۔ کوئی پرسان حال نہیں۔ کیا تم اس صورتحال پر خوش ہو۔ کیا تم اسے پسند کرتی ہو کہ تمہاری جنس کا یہ حشر ہو؟ اور اس میں قصور صرف مردہی کا نہیں عورتیں بھی اس جرم میں برابر کی شریک ہیں۔ تم خود حکومت سے مطالبہ کرو کہ جس طرح اغوا میں مرد کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسے سزا ملنی چاہئے۔ اسی طرح جو عورت بھی کسی مرد کے ساتھ بھاگ جائے اسے بھی سزا دی جائے۔ دونوں کے لئے سخت سے سخت سزا مقرر ہونی چاہئے۔ تاکہ بے حیائی اور بے غیرتی کا یہ سلسلہ بند ہو۔

اپنی حالت کو بدلو

جب تک خود عورتیں اپنے احوال کو درست نہیں کریں گی معاشرہ درست نہیں ہوگا۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ لڑکیوں کے ایک سکول کے متعلق پتہ چلا کہ وہاں فیشن کا بہت اہتمام کیا جاتا ہے۔ عریانی کی وہاں بطور خاص تاکید کی جاتی ہے اور بے پردگی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ہم نے اس کے خلاف آواز اٹھائی۔ ایک مرتبہ انہی دنوں بازار گیا تو ایک دکان پر بیٹھا تھا۔ دکاندار کہنے لگا مولوی صاحب آپ کی مخالفت سے کیا ہوتا ہے۔ ہماری نوجوان نسل کو اس قسم کی فیشن ایبل بیویاں چاہئیں جیسی اس سکول میں تیار ہوتی ہیں۔ لیکن اگر عورتیں یہ طے کرلیں کہ انہیں فیشن نہیں کرنا ہے۔ انہیں عریانی سے بچنا ہے۔ انہیں بے حیائی اور بے غیرتی سے محفوظ رہنا ہے تو یہ کام آسانی سے کرسکتی ہیں۔

ارشاد خداوندی:''وما کان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالاً مبیناً''اور کسی مرد یا عورت کو لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے تو انہیں اپنے کام کا اختیار باقی رہے اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو صریح گمراہ ہوا۔

رضائے مولا از ہمہ اولیٰ رضائے مولا از ہم اولیٰ

اس آیت میں مرد اور عورت دونوں کے لئے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہ کریں اور جب کسی کام کے متعلق حکم خداوندی سامنے آجائے تو مومن مرد یا مومنہ عورت فقط وہ ہے جو اپنے تمام اختیار سے دست کش ہو کر اپنی مرضی اپنے مولا کی رضا پر فنا کر دے اور اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو صریح گمراہی میں مبتلا ہوں گے اور ان کا ایمان اور اسلام سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

گھروں میں دینی تعلیم کا اہتمام کرو۔ اپنے والد سے، خسر سے، چچا سے، خاوند سے، بیٹے سے، بھائی سے کہو کہ وہ ہر آٹھویں دن صبح یا شام کو ایک وقت مقرر کر کے اس میں حضور اقدس ﷺ کی سیرت صحابہؓ کے حالات اور فقہ کے مسائل سنائیں۔ بہشتی زیور پڑھائیں اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتابیں فضائل نماز، فضائل قرآن، فضائل رمضان، فضائل صدقات وغیرہ (تبلیغی نصاب مکمل کتاب) اس مقصد کے لئے بہت مفید ہیں۔ دوسری عمدہ دینی کتابیں پڑھنے کا بھی گھروں میں رواج ڈالو۔ اگر ایسا انتظام ہوسکے کہ ایک پردہ دار گھر میں سب عورتیں اکٹھی ہوں اور کوئی پڑھی لکھی عورت یہ فرض انجام دے تو اور بھی بہتر ہے یا کوئی بڑی عمر کا نیک سیرت عالم ہو جو محرم مردوں کی موجودگی میں پردے کے پیچھے بیٹھ کر تمہیں دین کی باتیں سکھائے۔ بچیاں، بیبیاں، مائیں، بہنیں اور سب وہاں بیٹھ کر دین کی باتیں سنیں۔ اس سے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوگا۔ آخرت کا اور قیامت کے دن کا یقین پیدا ہوگا اور حضور ﷺ کی محبت پیدا ہوگی اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی رغبت پیدا ہوگی اور اس طرح معاشرہ کی اصلاح ہو جائے گی۔ اللہ ہم سب مسلمانوں کو نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

فیصل آباد میں اکیس افراد کا قبول اسلام

فیصل آباد چک نمبر 109 گ۔ب روڈ ورکشاپ جڑانوالہ روڈ میں جناب محمد شوکت علی، محمد اکرام، محمد اسلام سمیت راجپوت فیملی کے اکیس افراد نے جامع مسجد شوکت علی فضلی میں بیس شعبان کو مغرب کی نماز کے وقت تمام نمازیوں کی موجودگی میں قادیانیت پر لعنت بھیجتے ہوئے مولانا عبدالرشید سیال مبلغ مجلس فیصل آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو استقامت نصیب کرے۔ آمین!

مفہوم خاتم النّبیین ...... تفاسیر کی روشنی میں

مولانا منیب الحق

مصلیا ومسلما: اما بعد فقد قال اللہ تبارک وتعالیٰ وخاتم النّبیین (احزاب:۴۰)

یہ آیت کریمہ مہر ختم نبوت کی طرح اپنے مفہوم میں واضح ہے اور وہ یہ کہ آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔لیکن یہ قرآنی ترکیب ہے۔اس لئے اس میں ختم نبوت کے حوالہ سے بڑے معانی لطیفہ پائے جاتے ہیں۔جنہیں ذیل میں مفسرین کے تراجم وتفاسیر سے نقل کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ عبدالقادرؒ اپنے الہامی ترجمہ ’’موضح قرآن‘‘ میں یہ ترجمہ کرتے ہیں ’’اور مہر سب نبیوں پر‘‘ یہ ترجمہ بہت معنی خیز ہے۔گویا ایک مثال ہے۔کیونکہ اس میں مثال ’’مہر‘‘ کے ذریعہ مفہوم کو ذہن نشین کیا گیا ہے اور مثال مفاہیم کے سمجھانے میں بہت مؤثر ہوتی ہے۔اس لئے کہ اس میں محسوس سے مفہوم کو سمجھایا جاتا ہے۔نیز مفہوم کے اعتبار سے بھی یہ ترجمہ بہت اہم ہے۔کیونکہ اس میں ختم نبوت کے تمام پہلو آجاتے ہیں۔

اس لئے حضرت شیخ الہند علامہ مولانا محمود حسن دیوبندیؒ بعینہ یہی ترجمہ کرتے ہیں اور کسی قسم کا تغیر تبدل نہیں کرتے۔اس لئے حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی فوائد عثمانی کے ص۵۶۳ پر مذکورہ ترجمہ کا بڑا جامع تبصرہ کرتے ہیں: ’’یعنی آپ کی تشریف آوری سے نبیوں کے سلسلہ پر مہر لگ گئی۔‘‘ اسی لئے آپ ﷺ کی نبوت کا دورہ سب نبیوں کے بعد رکھا۔بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو انبیائے سابقین اپنے اپنے عہد میں بھی خاتم الانبیاء ﷺ کی روحانیت عظمیٰ ہی سے مستفید ہوتے تھے۔جیسے رات کو چاند اور ستارے، سورج کے نور سے مستفید ہوتے ہیں۔حالانکہ سورج اس وقت دکھائی نہیں دیتا اور جس طرح روشنی کے تمام مراتب عالم اسباب میں آفتاب پر ختم ہوجاتے ہیں۔اسی طرح نبوت ورسالت کے تمام مراتب وکمالات بھی روح محمدی پر ختم ہوجاتے ہیں۔بدیں لحاظ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ رتبی اور زمانہ ہر حیثیت سے خاتم النّبیین ہیں۔جن کو نبوت ملی ہے آپ ﷺ ہی کی مہر لگ کر ملی ہے۔اس لئے اس سے قبل امام فلسفہ وتفسیر حضرت شاہ ولی اللہؒ فارسی ترجمہ کے ص۵۱۰ پر یہی بلکہ اس سے بھی مبالغہ آمیز حقیقت شناس ترجمہ کرتے ہیں: ’’ومہر پیغمبراں است‘‘ کیونکہ اس میں لفظ بر نہ ہونے کی وجہ سے مبالغہ پیدا ہوگیا اور ترجمہ یہ بن گیا اور مہر سب پیغمبروں کی۔جس کی وجہ سے مفہوم اور قریب ہوگیا تو اب اس ترجمہ میں ختم نبوت سے متعلقہ تمام رخ (جن کی طرف اوپر اجمالاً اشارہ ہوا) بطریق اولیٰ آگئے۔

حاصل یہ کہ اس قسم کے واضح اور جامع تراجم یقیناً ایک مثالی تراجم ہیں اور ان سے مسئلہ ختم نبوت کے بڑے مواد کا سراغ ملتا ہے۔ جس پر آگے قدرے تفصیل سے کلام کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا شاہ رفیع الدین ؒ اپنے لفظی ترجمہ کے ص ۵۱۰ پر یہ ترجمہ بیان کرتے ہیں: ''اور ختم کرنے والا سب نبیوں کا'' ترجمہ ہذا وضاحت کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ خصوصاً ختم کرنے والا یہ الفاظ بہت وزنی اور برمحل ہیں۔ کیونکہ ختم کرنے اور ختم ہونے میں بڑا فرق ہے۔ گو دونوں میں تلازم ہے۔ اب مطلب یہ بنا کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کا ایک مقصد ختم نبوت بھی ہے اور آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔

امام لغۃ قرآن، علامہ راغب اصفہانی ؒ المفرادت فی غرائب القرآن کے ص ۱۴۶ پر یہ معنی بیان کرتے ہیں: ''الختم، الحاصل من النقش ''یعنی ختم نقش سے حاصل شدہ اثر کو بھی کہتے ہیں۔ جس سے ایک شئے پختہ اور یقینی ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ سابقہ نبوت ورسالت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کا فقط حاصل ہی نہیں بلکہ اس کو آپ ﷺ کی ختم نبوت کے طفیل پختگی اور استحکام بھی ملا تو آپ ﷺ کی نبوت کی حیثیت ایک پشتیبان ونگہبان کی بھی ہوئی۔ جیسے قرآن مجید کی ایک صفت مہیـــــمن بھی ہے:

''ومھیمناً علیه ''(مائدہ:۴۸)

اسی لئے امام وجوہ قرآن کریم، ابوعبداللہ حسین بن محمد دامعانی ؒ الوجوہ والنظائر کے ص ۲۰۶ پر لفظ ختم کے یہ معنی لکھتے ہیں: ''ختم یعنی حفظ وربط'' (حفاظت کی اور جوڑا) اس ترجمہ سے ایک تو سابقہ نمبر ۱ والے معنی کی تائید ہوئی دوسرے سلسلہ نبوت کی تمام کڑیاں آپس میں ملتی نظر آئیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ سیدنا وابونا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا آنحضرت ﷺ تک علم وعمل کی دوشاہراہوں پر جتنا کام بھی ہوا یہ سب ختم نبوت کی برکت سے ہوا۔

امام مفاہم قرآن علامہ جاراللہ زمخشری تفسیر کشاف ج ۳ ص ۵۵۲ پر یہ مفہوم بیان کرتے ہیں: ''لاینبأ احد بعده ''(یعنی نہ آگاہ کرے گا بطور نبوت کوئی بھی آپ ﷺ کے بعد) کیونکہ آگاہی کی یہ قسم آپ ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ معلوم ہوا کہ نبوت کا دروازہ تو بند ہو چکا لیکن امت کی نئی نئی ضروریات، تبلیغ دین، نشرواشاعت کا سلسلہ تاقیامت جاری رہے گا۔ جس کے پس منظر میں تفقہ، استنباط، اجتہاد، امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور درس افتاء غرض کہ جملہ شعبہ ہائے احیائے دین سامنے آتے ہیں۔ یہ بھی عقیدۂ ختم نبوت کا صدقہ ہوا جو امت کو وافر ملا۔ اس لئے آنحضرت ﷺ کی نبوت ابوۃ روحانیہ کی ایک بہت بڑی اہمیت پر روشنی پڑتی ہے جس کے لئے اگلی تفاسیر ملاحظہ ہوں:

حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ تفسیر بیان القرآن (جو ہماری رائے کے مطابق اردو کی روح المعانی ہے) کے ج ۹ ص ۵۳ پر یہ ترجمہ وتفسیر بیان کرتے ہیں: ''چنانچہ آپ ﷺ

نبیوں کے آخر پر ہیں اور جو نبی ایسا ہوگا وہ ابوۃ روحانیہ میں سب سے بڑھ کر ہوگا۔“

امام محمد رازیؒ تفسیر کبیر ج۱۲ ص۲۱۵ میں اس کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں: ”وذلک لان النبی الذی یکون بعدہ نبی ان ترک شیأ من النصیحه والبیان یستدرکه من یأتی بعدہ ومن لا نبی بعدہ یکون اشفق علی امته واهدی لهم واجدی اذ هو کوالد لولد الذی لیس له غیرہ من احد“ (اگر نبی کے بعد دوسرا نبی ہو تو وہ رہی سہی نصیحت کو پورا کر دیتا ہے۔ لیکن چونکہ آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں۔ اس لئے آپ ﷺ کی شفقت، ہدایت امت کے لئے اس بچہ کی طرح ہوئی جس کا والد کے علاوہ کوئی نہ ہو۔)

یہی تفسیر امام ابوالفضل، شہاب الدین، سید محمد آلوسی بغدادیؒ تفسیر روح المعانی ج۸ ص۳۲ پر فرماتے ہیں: ”قیل انه جیٔ به یشیر الی کمال نصیحه وشفقة فیفیه ان ابوته للامة، ابوۃ کامله فوق ابوۃ سائر الرسل“ یعنی لفظ خاتم یہ دلیل ہے اس سے ماقبل ولکن رسول اللہ کی (جس کا حاصل ابوت روحانیہ ہے) تاکہ آپ ﷺ کی کمال شفقت ظاہر ہو اور پتہ چلے کہ آپ ﷺ کی ابوۃ روحانیہ تمام انبیاء کرام کی ابوۃ سے اعلیٰ ہے۔ امام عصر، علامہ انور شاہ کشمیریؒ مشکلات القرآن کے ص۲۲۷ پر اس کی وجہ یہ بیان فرماتے ہیں: ”یوئذن کونه ابا نسبیاً لاحد کم شیٔ ناقص فلیس له معکم هذہ العلاقة بل له معکم علاقة کونه رسولاً الیکم ونبیکم عجب“ یعنی آپ ﷺ تم میں سے کسی کے حقیقی باپ ہوں یہ تعلق کمزور ہے۔ اس لئے یہ تعلق نہ رکھا گیا، بلکہ یہ تعلق رکھا گیا کہ آپ ﷺ تمہارے نبی ورسول ہوں فقط! (اور یہ تعلق بہت اعلیٰ ہے)

الغرض کہ سابقہ امتیں ہوں یا آپ ﷺ کی امت ہو، سب اسی ابوۃ روحانیہ کی رہین منت ہیں اور آپ ﷺ کی ختم نبوت تن تنہا اس کار عظیم کی ضمین وامین ہے۔ اس لئے جب آپ ﷺ کا ظہور قدسی ہوا تو کوئی دوسرا قدسی (پیغمبر) ساتھ نہ آیا اور نہ ہی بعد میں جلوہ گر ہوا۔ گویا یہ دو حسی علامتیں تھیں۔

صاحب التفسیرات الاحمدیہ کے محشی مولانا غلام رحیم بخش مذکورۃ کتاب کے ص۶۲۳ کے حاشیہ نمبر۱ پر اس حقیقت کو یوں بیان کرتے ہیں: ”فلا یکون نبیاً بعدہ ولا معه“ (نہ آپ ﷺ کے بعد اور نہ آپ ﷺ کے ساتھ کوئی نبی آیا) بلکہ یہاں تو وہ خود امتی بننے لگے۔ (جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخیر زمانہ میں دوسرے آسمان سے نزول اور بحیثیت امتی کام کرنا) یہ دو اس بات کی واضح شہادتیں ہیں۔

اس لئے امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفیؒ فرماتے ہیں: ”وحین ینزل، ینزل عاملاً علی شریعة محمد کانه بعض امة (تفسیر مدارک ج۲ ص۳۴۷)“ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آنحضرت ﷺ کے ایک امتی بن کر آسمان سے اتریں گے اور کام کریں گے تو آپ ﷺ افق رسالت کے آفتاب ومہتاب ہوئے اور باقی تمام انبیاء کرام اس کے اقمار وسیارات۔ صاحب قصیدہ بردہ علامہ بوصیری ؒ نے کیا خوب فرمایا:

فانہ شمس فضل ھم کواکبھا یظھرن انوارھا للناس فی الظلم

یہ لفظ خاتم کا کچھ معنوی جائزہ تھا جو پیش ہوا۔ آگے کچھ لفظی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ امام تراکیب قرآن ابوالبقاء عبدالرحمٰن بن حسین عکبری ؒ املاء مامن بہ الرحمٰن کے ص۱۰۲ پر لکھتے ہیں: ”ویقراء بفتح التاء علی معنی المصدر“ کہ خاتم بفتح تاء بھی پڑھا گیا کہ یہ مصدر ہو: ”وقال آخرون ھو فعل مثل قاتل“ اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ فعل ہے قاتل کے وزن پر: ”وقال آخرون ھو اسم بمعنی آخرھم“ اور بعض فرماتے ہیں کہ یہ اسم ہے بمعنی ”آخرہم اسم فاعل“ ”وقیل ھو بمعنی المختوم بہ النبیون“ اور بعض نے فرمایا یہ اسم مفعول بمعنی مختوم بہ النبیون ہے۔ ”وبکسرھا“ اور خاتم بکسر التاء ایک لغت یہ بھی ہے: ”ای آخرھم“ یعنی اسم فاعل ہو۔

غرض یہ کہ لغت صیغہ کوئی بھی ہو مطلب ایک ہی ہے کہ آپ ﷺ خاتم النّبیین ہیں۔ اسی لئے امام تفسیر ماثور حافظ اسماعیل بن کثیر ؒ تفسیر ابن کثیر کے ج۵ ص۱۸۵ پر نص فرماتے ہیں کہ: ”فھذہ الآیۃ نص علی انہ لا نبی بعدہ“ یعنی یہ آیت سیدنا حضور اکرم ﷺ کی ختم نبوت پر نص قطعی ہے۔

قارئین کرام! یہ چند معانی لطیفہ تھے جنہیں کچھ تفاسیر سے منتخب کر کے عقیدہ ختم نبوت کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ورنہ آیت مذکورہ بالا تو معارف ومعانی کی وہ مسک ختام ہے جس کی عنبریں مہک معطر کرتی ہی چلی جائیں۔ امام دامغانی ؒ نے ایک معنی کے بیان میں کیا ہی خوب اشارہ فرمایا: ”خاتمہ بمعنی آخرہ فی سورۃ مختوم ختامہ مسک کقولہ فی سورۃ الاحزاب وخاتم النّبیین“ (الوجوہ والنظائر ص۲۰۶) اور عجیب بات ہے کہ ختامہ مسک میں ایک قراءۃ خاتمہ مسک بھی ہے۔ دیکھئے تفسیر کشاف ج۴ ص۲۲۴۔ اس لئے اس مسک الختام پر اختتام کیا جاتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

سورۃ یوسف کی فضیلت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی ؒ کو قرآن پاک باوجود کوشش کے یاد نہ ہوتا تھا۔ ایک رات حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورت یوسف کی روزانہ تلاوت کیا کرو۔ اللہ چاہے گا تو قرآن پاک یاد ہو جائے گا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ تو آخر عمر میں قرآن پاک کو حفظ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔

تاریخ خلیفہ بن خیاط بن خلیفہ بن خیاط ؒ

قسط نمبر:3

ترجمہ: مولانا غلام رسول دین پوری

سن ۱ ہجری کے واقعات

۱...... خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر بن سلیمان ؒ نے بیان کیا۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابن اسحاق ؒ نے بیان کیا۔اسی طرح وہب ؒ نے بھی اپنے باپ سے اور انہوں نے ابن اسحاق ؒ سے نقل کیا۔وہ کہتے ہیں کہ مجھے محمد بن جعفر بن زبیر ؒ نے عروہ ؓ سے اور عروہ ؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عویمر بن ساعدہ ؓ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ حضرات صحابہ ؓ نے مجھے بتایا کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کی مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت، روانگی اور تشریف آوری کا سنا تو ہم شوق دیدار میں آپ ﷺ کی تشریف آوری کے لئے سراپا منتظر رہتے اور سارا دن ہماری نظریں (آپ کے راستہ کی طرف) ٹکٹکی باندھ کر تکتی رہ جاتیں اور ہماری یہ حالت ہوتی تھی کہ ہم میں سے (مدینہ منورہ کا) ہر ہر فرد فجر کی نماز پڑھتے ہی باہر نکل کر مقام حرہ پر آجاتا اور دوپہر ہونے تک وہیں کھڑا رہتا اور جب تک تیز دھوپ ہم پہ غالب نہ آجاتی اس وقت تک کوئی فرد بشر اپنی جگہ سے ادھر ادھر نہ سرکتا تھا۔جب گرمی ستاتی تب اپنے گھروں کو واپس لوٹتے۔کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ سارا دن انتظار میں بیت جاتا۔جب شام ہوتی تب گھر واپس آتے۔(روزانہ یہی معمول چلتا رہا) جب وہ مبارک دن آیا جس دن آپ ﷺ کی تشریف آوری ہوئی تو سب سے پہلے ایک یہودی نے (ٹیلہ پر سے آپ کو رونق افروز ہوتے) دیکھا تو بے اختیار بلند آواز سے پکار کر کہا: ”یا بنی قیلة هذا جدکم قد جاء“ (کہ اے بنی قیلہ! تمہارا بخت مبارک اور خوش نصیبی کا سامان آپہنچا ہے) یہ صدا سنتے ہی ہم حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں جا پہنچے۔اس وقت آپ ﷺ ایک کھجور کے درخت کے سائے میں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے رفیق حضرت ابوبکر صدیق ؓ بھی تھے جو عمر میں آپ ﷺ کے برابر نظر آتے تھے اور ہم میں سے اکثر لوگوں نے ازیں قبل رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہیں کی ہوئی تھی۔تا ہم دیدار و ملاقات کے لئے بھی لوگ امنڈ پڑے۔اب ہمارے لئے آپ ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے مابین امتیاز مشکل ہو گیا۔ہم میں سے کسی کو پتہ نہیں چل رہا تھا کہ کون رسول اللہ ﷺ ہیں؟ اور کون ابوبکر صدیق ؓ؟ جب درخت کا سایہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس سے ایک طرف مائل ہوا اور آپ ﷺ پر دھوپ پڑنے لگی تو اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق ؓ کھڑے ہوئے اور (اپنی چادر سے) آپ ﷺ پر سایہ کرنے لگے تب ہمیں پہچان ہوئی کہ

یہ رسول اللہ ﷺ ہیں (اور یہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں)

۲...... ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں بارہ ربیع الاوّل بروز سوموار کو آفتاب کی روشنی زیادہ ہونے کے وقت تشریف لائے۔

۳ ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے پہلے قباء (مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک آبادی ہے) میں پہنچے (یہاں انصار کے کچھ خاندان آباد تھے) تو آپ ﷺ نے بنی عمرو بن عوف کے خاندان کے سردار کلثوم بن ہدم کے مکان پر قیام فرمایا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سعد بن خیثمہ کے مکان پر قیام فرمایا۔ (انصار کے ممتاز خاندان) بنی عمرو بن عوف میں آپ ﷺ نے سوموار، منگل، بدھ جمعرات کو قیام فرمایا اور یہاں سب سے پہلے ان کی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا (جسے آج تک دنیا مسجد قباء کے نام سے جانتی ہے) قباء بستی میں (مذکورہ) چند ایام قیام فرمانے کے بعد قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے مدینہ منورہ کی طرف تشریف لے جانے کا قصد فرمایا۔ چلتے ہوئے راستہ میں بنو سالم بن عوف کا محلّہ آ گیا۔ یہاں نماز جمعہ کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ نے یہاں ان کی مسجد میں (جو بطن وادی میں تھی) نماز جمعہ پڑھائی۔ (یہ اسلام میں آپ ﷺ کا پہلا جمعہ اور پہلا خطبہ تھا)

۴...... ابن اسحاق کہتے ہیں کہ (یہاں سے فراغت کے بعد) آپ ﷺ (مدینہ طیبہ تشریف لائے تو) سب سے پہلے حضرت ابوایوب خالد بن زید انصاری ؓ کے مکان پر قیام فرمایا اور اسی سال میں آپ ﷺ نے وہاں مسجد بنانے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ جب تک مسجد نہ بنی اور آپ ﷺ کے لئے علیحدہ رہائش کا انتظام نہ ہوا۔ اس وقت تک آپ ﷺ کا قیام حضرت ابوایوب ؓ کے مکان پر رہا۔ جب آپ ﷺ کا مکان تیار ہو گیا تو آپ وہاں منتقل ہو گئے۔

۵...... ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ اسی سال (سن ایک ہجری) کے انہی مہینوں میں جن میں مسجد نبوی (ﷺ) بن رہی تھی تو (بنی نجار کے نقیب) ابوامامہ اسعد بن زرارہ ؓ کا گلے کے درد و زخم کی تکلیف میں انتقال ہو گیا۔

۶...... ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ اسی سال (سن ایک ہجری) ہی میں حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے اسلام قبول کیا۔

۷...... بکر ؒ اور ابن اسحاق ؒ اور محمد بن ابراہیم ابن الحارث ؒ کہتے ہیں کہ اسی سال ہی میں حضرت عبداللہ بن زید ؓ نے خواب میں (ایک فرشتہ سے) اذان کے کلمات سیکھے تھے۔ (جو آپ ﷺ کو بتلائے) تو آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ (جو جہیر الصوت تھے) کو حکم فرمایا کہ (ان کلمات کے ساتھ) اذان دیا کریں۔

سن ۲ ہجری کے واقعات

۱......غزوۃ الابواء

۲ھ میں غزوۃ الابواء پیش آیا اور یہ سب سے پہلا غزوہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بہ نفس نفیس تشریف لے گئے۔ خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں بکر ؒ نے ابن اسحاق ؒ سے اور وہب ؒ نے بھی اپنے باپ سے اور انہوں نے ابن اسحاق ؒ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ غزوۃ الابواء سب سے پہلا وہ غزوہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ بہ نفس نفیس خود بارہ صفر ۲ھ کو مدینہ منورہ سے تشریف لے گئے اور قریش کے تجارتی قافلہ اور بنو ضمرہ پر حملہ اور ان کا تعاقب کرنا چاہا۔ یہاں تک کہ جب ’’ودان‘‘ مقام پر پہنچے تو پتہ چلا کہ قریش کا قافلہ نکل چکا ہے۔ بالآخر بنو ضمرہ کے سردار مخشی بن عمرو سے صلح کر کے واپس تشریف لائے۔ خلیفہ کہتے ہیں کہ علی بن محمد ؒ نے اپنے مشائخ کے حوالے سے مجھے بتایا کہ آپ ﷺ ماہ صفر میں اس غزوہ کے لئے تشریف لے گئے اور ماہ ربیع الاول میں واپس تشریف لائے اور ابواء اور ودان مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے چار مراحل پر واقع ہے۔

فائدہ...... اس غزوہ کو غزوۃ الابواء اور غزوہ ودان کہتے ہیں۔ ابواء مدینہ منورہ سے ۳۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور ودان ابواء کے قریب دوسرا مقام ہے۔

۲......غزوہ بواط

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ اسی سال (سن دو ہجری) ماہ ربیع الثانی میں غزوہ بواط بھی ہوا جو رضوی جانب میں واقع ہے۔ آنحضرت ﷺ اس غزوہ میں قریش کے ایک تجارتی قافلہ کے تعاقب میں (دوسو مہاجرین کی معیت میں) تشریف لے گئے تھے۔ مگر وہ قافلہ بچ بچا کر نکل گیا۔ اس لئے لڑائی کی نوبت اس غزوہ میں نہیں آئی۔ علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس غزوہ میں تین ربیع الثانی بروز منگل کو تشریف لے گئے تھے اور دس ربیع الثانی کو واپس (مدینہ منورہ) تشریف لے آئے اور یہ مقام مدینہ منورہ سے شام کو جاتے ہوئے تین مراحل پر واقع ہے۔

فائدہ...... ’’بواط‘‘ جہینہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کا نام ہے اور ’’رضوی‘‘ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے مابین ایک پہاڑ کا نام ہے جو ینبع کے قرب میں واقع ہے اور ینبع مقام پر پانی وافر مقدار میں اور درخت کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

۳......غزوہ عشیرہ

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ (اسی سال غزوہ بواط کے بعد) پھر رسول اللہ ﷺ جمادی الاولی میں

غزوۃ العشیرہ کے لئے تشریف لے گئے۔قریش کے ایک تجارتی قافلہ کے تعاقب کے ارادہ سے نکلے تھے مگر آپ ﷺ کے پہنچنے سے قبل یہ قافلہ بھی نکل گیا تھا۔(اور لڑائی کی نوبت نہیں آئی) بالآخر ’’بنومدلج‘‘ سے معاہدہ فرما کر صحیح سلامت واپس تشریف لے آئے۔علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمادی الاولیٰ کے اوائل میں تشریف لے گئے تھے اور ابھی پانچ روز اس ماہ کے باقی تھے کہ واپس (مدینہ منورہ) تشریف لے آئے۔

فائدہ...... ’’عشیرہ‘‘ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان ’’ینبع‘‘ کے قریب ’’بنومدلج‘‘ کی جگہ اور مقام کا نام ہے۔اس غزوہ میں بعض کے نزدیک ایک سو پچاس اور بعض کے نزدیک دو سو کی تعداد میں مہاجرین آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔

۴......غزوۂ سفوان/غزوۂ بدر صغریٰ/غزوۂ بدر اولیٰ

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ (غزوۂ عشیرہ سے واپسی کے بعد) رسول اللہ ﷺ کرز بن جابر کی تلاش اور اس کے تعاقب میں تشریف لے گئے۔اس نے مدینہ منورہ کی چراگاہ پر شب خون مارا اور لوگوں کے اونٹ اور بکریاں لے بھاگا تھا۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ (یہ خبر سنتے ہی اس کے تعاقب میں) مقام سفوان تک پہنچے مگر وہ نکل چکا تھا۔اس لئے (بغیر کسی لڑائی کے) مدینہ منورہ کی طرف مراجعت فرمائی۔اس غزوہ میں رسول اللہ ﷺ جمادی الاخریٰ میں تشریف لے گئے تھے اور رجب میں واپس آئے اور سفوان چونکہ بدر کے قریب ایک جگہ کا نام ہے (تعاقب میں آپ ﷺ اس مقام تک گئے تھے) اس لئے اس غزوہ کو غزوۂ بدر اولیٰ (یا غزوہ بدر صغریٰ) بھی کہا جاتا ہے۔علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پھر قبیلہ جہینہ کی طرف نصف شعبان میں تشریف لے گئے تھے اور بغیر لڑائی کے واپس تشریف لے آئے۔

فائدہ...... یہ کرز بن جابر مشرکین کے سرداروں میں سے تھا۔بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے اور آپ ﷺ کی صحبت میں رہے۔سریۃ العرنیین میں آپ ﷺ نے اسے امیر بنایا۔فتح مکہ میں یہ شہید ہوئے۔

۵......غزوۂ بدر کبریٰ

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (شروع رمضان میں) یہ خبر پہنچی کہ ابوسفیان قریش کا تجارتی قافلہ ملک شام سے مکہ لا رہا ہے (اور مال واسباب سے لدا بھرا ہوا ہے) تو رسول اللہ ﷺ اس کے حصول کے لئے تشریف لے گئے۔ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ۳ر رمضان المبارک بدھ کے روز اس کے تعاقب کے لئے تشریف لے گئے۔(مگر وہ بچ کر ساحل سمندر سے ہوتے ہوئے نکل گئے) اس غزوہ کو غزوۂ بدر کبریٰ کہتے ہیں۔ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابوجعفر محمد بن علی ؒ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ غزوہ بدر کا واقعہ ۱۷ر رمضان المبارک بروز جمعہ کو پیش آیا تھا۔یزید بن زریع ؒ نے سعید ؒ

اور قتادہ ؓ کے حوالے سے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ خلیفہ بن خیاط ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں امام ابوداؤد ؒ نے شعبہ ؒ، اسحاق ؒ، حجیر ؒ اور علقمہ ؒ کے حوالے سے بیان کیا اور اسود ؒ نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے حوالے سے نقل کیا کہ حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کی ۱۹ یا ۲۱ شب میں تلاش کرو۔ کیونکہ غزوۂ بدر میں مسلمانوں اور مشرکین مکہ کی جماعتیں انہی دنوں میں ملی تھیں (اور ان کی باہم جنگ انہی دنوں میں ہوئی تھی) خلیفہ ؒ کہتے ہیں کہ ہمیں ابونعیم فضل بن دکین نے عمرو بن عثمان بن موہب ؒ کے حوالے سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ سے یہ کہتے ہوئے سنا جب ان سے یوم بدر کے متعلق دریافت کیا گیا (کہ غزوۂ بدر کس تاریخ کو واقع ہوا؟) تو فرمایا کہ غزوہ بدر رمضان المبارک کی ۱۷ یا ۱۹ تاریخ کو ہوا تھا۔ بقی بن مخلد ؒ کہتے ہیں کہ مجھے خلیفہ بن خیاط ؒ نے سلیمان بن داؤد، ہشیم اور حصین بن عبدالرحمٰن ؒ کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن شداد ؓ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمانوں اور مشرکین مکہ کی جماعتوں کا اجتماع اور باہم لڑائی ۱۹ رمضان المبارک کو ہوئی تھی۔

۶...... غزوۂ قرقرۃ الکدر

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کے آخر میں بدر سے مراجعت فرمائی (اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ شروع شوال میں مراجعت فرمائی) تو چند روز مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ پھر یہ خبر ملی کہ بنوسلیم دشمنان اسلام کا اجتماع موضع کدر پر ہوا ہے تو آپ ﷺ شوال المکرم کے شروع میں بنوسلیم کے ساتھ لڑنے کے لئے (دوسو آدمیوں کے ساتھ) بہ نفس نفیس خروج فرمایا۔ جب آپ چشمہ کدر پر پہنچے تو (معلوم ہوا کہ دشمنان اسلام پہلے ہی سے خبر پاکر منتشر ہوگئے ہیں تو) تین روز قیام فرماکر بلا جدال وقتال واپس تشریف لے آئے۔ ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ اس غزوہ میں جاتے ہوئے آپ ﷺ نے مدینہ منورہ اپنا قائم مقام محمد بن مسلمہ ؓ کو بنایا اور ابن اسحاق ؒ نے یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ (اس غزوہ میں) شروع شوال میں تشریف لے گئے اور دس شوال تک مراجعت فرمائی۔

فائدہ...... ”قرقرہ“ سفید چٹیل میدان کو کہتے ہیں اور کدر خاکستری رنگ کے پرندوں کو کہا جاتا ہے۔ یہ جگہ ”قرقرۃ الکدر“ کے نام سے اس لئے کہلوائی کہ یہ جگہ خاکستری رنگ کے پرندوں کا مستقر تھا۔

۷...... غزوۃ السویق

ابن اسحاق ؒ کہتے ہیں کہ مجھے جعفر بن زبیر اور یزید بن رومان نے بیان کیا کہ جب ابوسفیان اپنے تجارتی قافلہ کے ساتھ اور مشرکین کا لشکر ہزیمت خوردہ ہوکر خائب وخاسر مکہ مکرمہ پہنچا تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک محمد (ﷺ) سے انتقام نہیں لے لوں گا اس وقت تک غسل جنابت نہ کروں گا (اور گھی کا استعمال

بھی نہیں کروں گا) چنانچہ اپنی قسم پوری کرنے کے لئے قریش کے دوسو سواروں کو لے کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا اور (مقام عریض تک) پہنچا۔ رسول اللہ ﷺ کو جب علم ہوا۔ (چونکہ ابوسفیان مع اپنے لشکر کے شروع ذی الحجہ میں روانہ ہوا تھا) تو آپ ﷺ بھی (۵ ذی الحجہ کو) ان کے تعاقب میں (دوسو مہاجرین وانصار کو لے کر) روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ''قرقرۃ الکدر'' تک تشریف لے گئے۔ مگر یہ پہلے ہی نکل گئے۔ (کیونکہ ان پر ایسا خدائی رعب طاری ہوا کہ سر پر پاؤں رکھ کر مکہ مکرمہ کا رخ کیا اور اپنا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ستو کی بوریا گرائے گئے۔ مسلمانوں نے ان بوریوں کے علاوہ دیگر ساز وسامان کو بھی غنیمت بنایا) اس لئے بلا جنگ وجدال آپ کامیاب واپس تشریف لائے۔ علی بن محمد ؒ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۷ ذی الحجہ بروز اتوار کو تشریف لے گئے تھے اور ۸ ذی الحجہ بروز سوموار کو واپس تشریف لائے۔

فائدہ...... ''سویق'' عربی زبان میں ستو کو کہتے ہیں۔ چونکہ اس غزوہ میں قریش ستو ساتھ لائے تھے اور مسلمانوں کو وہ بطور غنیمت کے حاصل ہوا۔ اس لئے اس غزوہ کا نام ''غزوۃ السویق'' (یعنی ستو والا غزوہ) پڑ گیا۔ جاری ہے!

ملک بھر میں ۶۰ کالعدم تنظیموں کے صدقات اور فطرانہ لینے پر پابندی عائد

رحیم یارخان (کرائم رپورٹر) وفاقی وزارت داخلہ نے پاکستان بھر میں ۶۰ کالعدم تنظیموں پر صدقات فطرات اور خیرات وصول کرنے پر پابندی عائد کر دی۔ قربانی کی کھالیں بھی اکٹھی کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ تفصیل کے مطابق وفاقی وزارت داخلہ نے ملک بھر میں ۶۰ کالعدم تنظیموں کے صدقہ، خیرات اور فطرات جمع کرنے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ جن تنظیموں پر پابندی عائد کی گئی ہے کہ ان میں سپاہ صحابہ پاکستان، لشکر طیبہ، تحریک جعفریہ پاکستان، تحریک شریعت نفاذ محمدی، تحریک اسلامی، القاعدہ، ملت اسلامیہ پاکستان، خدام الاسلام، اسلامی تحریک پاکستان، جمعیت الانصر، جمعیت الفرقان، حزب التحریر، خیر الناس انٹرنیشنل ٹرسٹ، بلوچستان لبریشن آرمی، اسلامک سٹوڈنٹس موومنٹ آف پاکستان، لشکر اسلام، انصار الاسلام، حاجی نامدار گروپ، تحریک طالبان پاکستان، بلوچستان ری پبلکن آرمی، بلوچستان لبیشن فرنٹ، لشکر بلوچستان، بلوچستان لبریشن یونائیٹڈ فرنٹ، بلوچستان مسلح دفاع تنظیم، شیعہ طلباء ایکشن کمیٹی گلگت، پیپلز امن کمیٹی، اہل سنت والجماعت، الحرمین فاؤنڈیشن، رابطہ ٹرسٹ، انجمن امامیہ گلگت بلتستان، مسلم سٹوڈنٹس آرگنائزیشن گلگت بلتستان، تنظیم اہل سنت والجماعت گلگت بلتستان، بلوچستان بنیاد پرست آرمی، تحریک نفاذ امن، تحفظ حدود اللہ، بلوچستان واجا لبریشن آرمی، خانہ حکمت، تحریک طالبان سوات، تحریک طالبان مہمند، طارق گیدڑ گروپ، عبداللہ اعظم بریگیڈ، ایسٹ ترکمانستان اسلامک موومنٹ، اسلامک موومنٹ آف ازبکستان، اسلامک جہاد یونین، ۳۱۳ بریگیڈ، تحریک طالبان باجوڑ، امر بالمعروف نہی عن المنکر، بلوچ سٹوڈنٹ آرگنائزیشن آزاد، یونائیٹڈ بلوچ آرمی، جئے سندھ متحدہ محاذ اور یو این ایس بی آر کے تحت رکھی گئی تنظیموں میں جماعۃ الدعوۃ اور الاختر ٹرسٹ شامل ہیں۔ مذکورہ کالعدم تنظیموں پر قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے پر بھی مکمل پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ (روزنامہ نوائے وقت ملتان 6 جون 2016ء)

مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ

ملخص:مولانا فقیر اللہ اختر

قادیانیت کے قصر گمراہی سے نجات پانے والوں میں سب سے بلند نام تو حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ کا ہے۔ان کو مرزا غلام احمد قادیانی کا خاص تربیت یافتہ کہا جاتا تھا اور جب حضرت مولانا لال حسین اختر ؒ نے اپنے گلے سے قادیانیت کے طوق کو اتار کر پھینکا اور اپنے آپ کو ختم نبوت کی زنجیر سے ایسا باندھا کہ قادیانیت کی چولیں ہل کر رہ گئیں۔قادیانیت کی چھت میں ایک اور شگاف مولانا عبدالکریم مباہلہ کی بغاوت ہے۔وہ قادیان کے رہنے والے مرزا قادیانی کے ماحول کے دیوانے اور پرجوش مبلغ اور ترجمان تھے۔مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ قادیانیت سے نہایت مخلص تھے اور ہر قادیانی کو عقیدت واحترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور جب ان پر اللہ رب العزت کا خاص فضل ہوا اور حضور ﷺ کی غلامی اختیار فرمائی ان کے سامنے قادیانی قیادت کے سیاہ کرتوت کھل کر سامنے آگئے۔انہوں نے خود اپنی آنکھوں سے مرزا محمود کو زنا کرتے ہوئے دیکھا تو عقیدت واحترام کی عمارت ٹوٹ کر گر پڑی۔اصولی بات ہے جب عقیدت ٹوٹتی ہے تو انسان خود ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔مگر عبدالکریم مباہلہ ؒ بہادر اور حوصلہ مند انسان تھے۔سب کچھ برداشت کرلیا۔ابتداء میں کوشش کی کہ مرزا محمود اپنے کرتوتوں سے باز آجائے مگر جب چہرے پر بدبختی کا اشتہار چسپاں ہو وہ کیونکر باز آسکتا ہے۔باز آنا تو کجا مرزا محمود نے مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ کو للکارنا شروع کردیا۔گویا الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کا مصداق ہے۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ قادیانیوں کے مد مقابل آگئے۔مرزا محمود قادیانی نے مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ کی پٹائی کرادی۔اس پر مولانا عبدالکریم ؒ نے قادیان کے باسیوں کو مرزا محمود کی بدمعاشیوں سے آگاہ کیا۔مرزا محمود انتقام پر اتر آیا اور مولانا عبدالکریم ؒ کے مکان کو آگ لگوادی۔مولانا عبدالکریم ؒ نے مرزا محمود کو اپنی پاکدامنی ثابت کرنے کے لئے مباہلہ کا چیلنج دیا جس کی وجہ سے مولانا عبدالکریم مباہلہ پڑ گیا۔مرزا محمود مولانا عبدالکریم ؒ کے قتل کے درپے ہوا۔قدرت خدا کی کہ اس دن مولانا ؒ گھر نہیں تھے اور کوئی دوسرا ساتھی سویا ہوا تھا۔مولانا ؒ کی جگہ اس کی جان گئی۔قتل اور قاتلانہ حملہ کا معاملہ عدالت میں گیا۔مولانا عبدالکریم ؒ نے قادیان سے مباہلہ کے نام سے اخبار نکالا۔مقدمہ قتل کی کارروائی اس میں چھپی۔اس سے مرزا محمود کے اوسان بھی خطا ہوگئے۔مرزا محمود کے اس ساتھی کو سزائے موت بھی ہوگئی۔مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ حالات کے پیش نظر امرتسر منتقل ہوگئے۔تقسیم ہند پر وہ لاہور ہجرت کرکے آئے اور ان کا انتقال بھی لاہور ہی ہوا۔مولانا مرحوم نے مباہلہ پاکٹ بک،خود کاشتہ پودا

اور حقیقت مرزائیت کے نام سے رسائل لکھے ہیں۔ ان میں انہوں نے قادیانیت کا مکروہ چہرہ دکھایا ہے۔ مباہلہ پاکٹ بک کا تعارف کراتے ہوئے مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ لکھتے ہیں۔ اس پاکٹ بک کے مطالعہ سے آپ پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ اس کی اشاعت سے ہر مسلمان تھوڑے وقت میں قادیانیت کی حقیقت سے واقف ہو جائے اور جواب دینے کے لئے ایک کامیاب مبلغ بن جائے۔ انہوں نے دیباچہ میں مزید لکھا کہ ایک معمولی پڑھا لکھا شخص اس کا مطالعہ کر کے قادیانیوں کو لاجواب کر سکے۔ مگر ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے اس خدمت سے پہلے کچھ واقعات ایسے ہیں جو ہمیں قادیانی خلیفہ کے ہاتھوں پیش آئے جتنا عرصہ قادیان میں رہے ہر روز ایک نئی مصیبت کا سامنا ہوتا تھا۔ بالآخر خلیفہ قادیان نے ہمیں قادیان سے نکال دیا۔

مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ نے کتاب کی افادیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میرے خیالات قیاس پر مبنی نہیں بلکہ تجربہ کی بنیاد پر ہیں۔ کیونکہ راقم الحروف (مولانا عبدالکریم ؒ) خود عرصہ سولہ سترہ برس قادیانیت کا شکار رہ چکا ہے۔ معمولی قادیانی نہیں بلکہ انیری بلاتنخواہ مبلغ ہوتے ہوئے میں قادیانی کی تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ مگر خداوند کریم کے فضل واحسان نے قادیانی کی حقیقت کو مجھ پر آشکارہ کر دی اور اس گروہ کی اندرونی حالات پڑھ کر یہ بات مجھ پر کھلی کہ یہ کوئی مذہبی جماعت نہیں بلکہ تجارتی کمپنی ہے۔ قادیانیت کی حقیقت کو آشکارا کرنے کے لئے مزید لکھتے ہیں کہ قادیانی کمپنی نے وفات مسیح علیہ السلام اور امکان نبوت کے مسئلہ کو صرف اور صرف اپنے عقائد میں شامل کر رکھا ہے تا کہ انہیں دنیا مذہبی گروہ خیال کرے۔ قادیانی کمپنی کو خوب معلوم ہے کہ اس اختلاف کے موجد وہ خود نہیں ہیں بلکہ بہاءاللہ ایرانی یا ہمارے زمانے کے چند نئی روشنی کے پروردہ لوگ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے خیالات کی روشنی میں قادیانی کمپنی اپنا مذہب یا بالفاظ دیگر کاروبار شروع کیا۔ ان مسائل پر قادیانی کمپنی نے اس لئے حد سے زیادہ زور دیا تا کہ دنیا یہی سمجھے کہ اہل اسلام اور قادیانیوں کا اختلاف ایک مذہبی اختلاف ہے۔ مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ کا دوسرا پمفلٹ حقیقت مرزائیت ہے۔ چوہتر (۷۴) صفحات پر مشتمل اس کتابچہ میں قادیانیت کا مکروہ چہرہ دکھایا ہے۔ مولانا عبدالکریم مباہلہ ؒ لکھتے ہیں کہ برادران اسلام سے یہ امر پوشیدہ نہیں کچھ عرصہ سے ہمارے صوبہ پنجاب میں ایک گروہ پیدا ہوا ہے وہ اپنے جھوٹے دعویٰ سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے اپنی مریدی کی دعوت دے رہا ہے۔ جس کو عرف عام میں قادیانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسلام میں یہ کوئی نیا فتنہ نہیں بلکہ تاریخ اسلام اس امر پر شاہد ہے۔ اس قسم کے فتنے وقتاً فوقتاً پیدا ہوتے رہے۔ مگر ہمیشہ ہی اسلام تمام فرقوں فتنوں پر ہمیشہ غالب رہا۔ خود کاشتہ پودا چار ورقی پمفلٹ ہے۔ اس میں مولانا عبدالکریم ؒ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت اور پشت پناہ قوتوں کو اجاگر کیا ہے۔ (تلخیص: احتساب قادیانیت جلد۲۷)

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا توصیف احمد

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ یکم ربیع الاول ۱۳۱۰ ہجری (۱۸۹۱) عیسوی کی چاند رات کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ ددھیال کی طرف سے آپ کا نام سید عطاء اللہ شاہ بخاری ننھیال کی طرف سے شرف الدین رکھا گیا۔ والد ماجد کا نام ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ، دادا کا نام نور الدین رحمۃ اللہ علیہ، اور پردادا کا نام سید محمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب ۳۹ ویں پشت میں حضرت امام حسنؓ سے ملتا ہے۔ چار برس کے تھے کہ والدہ کا سایہ عاطفت سر سے اٹھ گیا۔ فارسی کی کتابیں ننھیال ہی میں پڑھیں۔ ۱۹۱۴ء میں امرتسر سکونت اختیار کی۔ مولانا نور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیر قرآن، مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ، مفتی محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث پڑھی۔ قرآن پاک دادا جی رحمۃ اللہ علیہ سے حفظ کیا۔ غضب کے خوش الحان تھے۔ تلاوت کرتے تو مسجد کے دروازے پر مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں کی بھیڑ لگ جاتی تھی۔

حضرت شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ میں گدی نشینوں کی سی انسان آزاری بالکل نہ تھی۔ البتہ ان میں اپنے سید ہونے کا جائز فخر تھا اور اس فخر و شرف کا تذکرہ کرتے۔ ایک دن دہلی دروازہ کے باغ میں مدح صحابہ کرامؓ پر تقریر کر رہے تھے کہ کسی نے اعتراض کیا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ غضب کرتے ہو؟ سید ہو کے ابوبکرؓ و عثمانؓ کی مدح؟۔ بس تاؤ میں آگئے۔ اپنے گھنگریالے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا: تم کون ہو مجھے ٹوکنے والے۔ جاؤ میں علیؓ کا بیٹا، ابوبکرؓ و عثمانؓ کی مدح کرتا ہوں۔ یہ علیؓ کا بیٹا ہی جانتا ہے کہ ان کا رتبہ کیا ہے۔ ایرے غیرے نتھو خیرے کیا جانیں کہ شیخین کا مقام کیا ہے۔

۱۳/ اپریل ۱۹۱۹ء کو امرتسر کے لوگ اپنے سرکردہ راہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف احتجاج کرنے جلیاں والا باغ میں اکٹھے ہوئے۔ لیکن جنرل ڈائر کی گولیوں کا نشانہ بن گئے اور پانچ سو ہندوستانی شہید ہوئے اور لاتعداد زخمی ہوئے۔ اس اندوہناک واقعہ سے ملک کی تاریخ پلٹا کھا گئی اور سیاسی لیڈر شپ پہلے ہاتھوں سے نکل کر نئے ہاتھوں میں آگئی۔ یہ زمانہ مہاتما گاندھی، مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ، پنڈت موتی لال نہرو کا سر آغاز تھا۔ ملک اس نئی لیڈر شپ کے ہاتھ میں جا رہا تھا۔ شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ کے ''الہلال'' نے ان کی کایا پلٹ دی اور مولانا ظفر علی خان کے ''زمیندار'' و ''ستارہ صبح'' نے انہیں حریت پسندوں کے قافلے میں شامل کر دیا۔ اس کے بعد جلسہ عام میں شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریریں ہوئی۔ ان تقاریر سے آپ کی سیاسی زندگی کا آغاز ہوا۔

حضرت شاہ جی ؒ نے ۱۹۴۹ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی اور آپ ہی امیر اول منتخب ہوئے۔ آپ محبت رسول ﷺ سے مالامال ایک خوبصورت شخصیت کے مالک تھے۔ شاہ جی ؒ بلاشبہ برصغیر پاک وہند کے سب سے بڑے خطیب تھے۔ ان کی پوری زندگی تحفظ ختم نبوت میں گزری۔

حضرت شاہ جی ؒ نے فرمایا کہ زندگی کیا ہے۔ تین چوتھائی ریل میں کٹ گئی۔ ایک چوتھائی جیل میں۔ جتنے دنوں باہر رہا لوگ گلے کا ہار ہوتے رہے۔ آج کلکتہ کل ڈھاکا، ڈھاکا سے لکھنؤ، لکھنؤ سے بمبئی، پھر آگرہ، آگرہ سے دہلی، دہلی سے لاہور، لاہور سے پشاور، پشاور سے کراچی، ذرا ہندوستان کے دیہات اور قصبات کا اندازہ کرلو۔ ہر کہیں گھوما پھرا ہوں۔ سال کے تین سو پینسٹھ دنوں میں تین سو چھیاسٹھ تقریریں کی ہوں گی۔ دن کہیں، صبح کہیں، شام کہیں، رات کہیں۔ حضرت شاہ جی ؒ ایک سچے عاشق رسول تھے۔ آپ کے ہر لفظ سے محبت رسول چھلکتی تھی۔ ۱۹۵۰ء میں حضرت امیر شریعت ؒ نے ختم نبوت کی حفاظت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے۔ میں آپ ﷺ کے سوا کسی کا نہیں۔ نہ اپنا، نہ پرایا۔ میں آپ ﷺ کا ہوں اور آپ ﷺ میرے ہیں۔ جن کے حسن وجمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کر آراستہ کیا ہو۔ میں ان کے حسن وجمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو آپ ﷺ کا نام تو لیتے ہیں۔ لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشہ دیکھتے ہیں۔“

حضرت شاہ جی ؒ نے ایک دفعہ تقریر میں فرمایا قادیان کانفرنس کے خطبے پر دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھ پر مقدمہ چلایا جارہا ہے۔ اس کی سزا زیادہ سے زیادہ صرف دو سال قید ہے۔ میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا خادم ہوں۔ اس جرم میں یہ سزا بہت کم ہے۔ میں رسول اللہ کی ناموس پر ہزار جان سے قربان ہونے کو تیار ہوں۔ مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرا دیا جائے اور کہا جائے کہ تجھے بجرم عشق مصطفیٰ ﷺ یہ تکلیفیں دی جارہی ہیں تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا۔ میرا آٹھ سالہ بچہ عطاء المنعم اور اس جیسے خدا کی قسم ہزار بچے رسول اللہ ﷺ کی کشش پر سے نچھاور کردوں گا۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کرتے ہوئے کہا کہ تم دیکھئے لوگ کس قدر بے بصیرت ہیں۔ کتنے عاقبت نااندیش ہیں کہ لباس نبوت کس کے بدن پر مزین کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ جسے گڑ اور مٹی کے ڈھیلے میں تمیز نہیں۔ جسے جوتا پہننے کا سلیقہ نہیں۔ دایاں بائیں میں، بایاں دائیں میں۔ گڑ سے استنجا کیا جارہا ہے اور مٹی کھائی جارہی ہے۔

دیکھا! آپ ﷺ کی عزت پر ڈاکہ ڈالا تو خدائے غیور نے عقل ہی سلب کرلی اور مخبوط الحواس بنادیا۔ تصویر کا ایک رخ تو یہ ہے کہ کہ مرزا غلام قادیانی میں یہ کمزوریاں اور عیوب تھے۔ اس کے نقوش میں توازن نہ تھا۔ قدوقامت میں تناسب نہ تھا۔ اخلاق کا جنازہ تھا۔ کریکٹر کی موت تھا۔ سچ کبھی بولتا نہ تھا۔

معاملات کا درست نہ تھا۔ بات کا پکا نہ تھا۔ بزدل اور ٹوڈی تھا۔ تقریر و تحریر ایسی کہ پڑھ کر گھن ہونے لگتی ہے۔

اگر اس میں کوئی کمزوری بھی نہ ہوتی۔ وہ مجسمہ حسن ہوتا۔ قویٰ میں تناسب ہوتا۔ چھاتی ۴۵ انچ ہوتی۔ کمر ایسی ہوتی کہ سی آئی ڈی کو بھی پتہ نہ چلتا، بہادر بھی ہوتا۔ مرد میدان ہوتا۔ کریکٹر کا آفتاب ہوتا۔ خاندان کا ماہتاب ہوتا۔ شاعر ہوتا۔ فردوسی وقت ہوتا۔ ابوالفضل اس کا پانی بھرتا۔ خیام اس کی چاکری کرتا۔ غالب اس کا وظیفہ خوار ہوتا۔ انگریزی کا شیکسپیئر اور اردو کا ابوالکلام آزاد ہوتا۔ پھر نبوت کا دعویٰ کرتا تو پھر کیا ہم اسے نبی مان لیتے؟ نہیں۔ نہیں۔

میں تو کہتا ہوں کہ اگر خواجہ غریب نواز اجمیری ؒ، سید عبدالقادر جیلانی ؒ، امام ابوحنیفہ ؒ، امام بخاری ؒ، امام شافعی ؒ، ابن تیمیہ ؒ، غزالی ؒ، حسن بصری ؒ، بھی نبوت کا دعویٰ کرتے تو کیا ہم انہیں نبی مان لیتے؟ علیؓ دعویٰ کرتے کہ جسے تلوار حق نے دی اور بیٹی نبی نے دی۔ سیدنا ابوبکر صدیقؓ، سیدنا عمر فاروقؓ، اور سیدنا عثمان غنیؓ بھی دعویٰ کرتے تو کیا بخاری انہیں نبی مان لیتا؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کائنات میں کوئی انسان ایسا نہیں جو تخت نبوت پر سج سکے اور تاج امامت و رسالت جس کے سر پر ناز کر سکے۔ وہ ایک ہی ہے جس کے دم قدم سے کائنات میں نبوت سرفراز ہوئی۔

ایک مرتبہ خواجہ ناظم الدین کو جھنجوڑتے ہوئے کہا کہ کوئی ہے جو میری یہ ٹوپی خواجہ ناظم الدین کے پاؤں پر رکھ دے اور انہیں میری طرف سے یہ یقین دلائے کہ مجھے اپنا سیاسی حریف نہ سمجھیں۔ اگر وہ محسن کائنات جناب رسالت مآب ﷺ کے ناموس اور عزت کا تحفظ کر دیں۔ تو میں اپنی زندگی میں ان کا خدمت گزار رہوں گا۔ حتیٰ کہ ان کی گلی میں اگر سؤر بھی ہوں گے تو انہیں بھی چراتا رہوں گا۔

۱۶ر نومبر ۱۹۵۴ء کو نماز عشاء کے لئے آپ وضو کر رہے تھے کہ انہیں اپنی انگلی پر فالج کا اثر محسوس ہوا۔ فرمایا میں کلمہ پڑھنے لگا اور انگلی پر لانبی بعدی کا ورد کر کے پھونکتا رہا تو اللہ نے فوراً شفاء دے دی۔ ۲ر جنوری ۱۹۶۱ء کو فالج کا دوسرا شدید حملہ ہوا۔ اس سے آپ بے بس ہو گئے۔ پھر اسی سال ۱۶ر مارچ کو دوبارہ حملہ ہوا جس نے آپ کے زبان اور گلے کو معطل کر دیا۔ بیماری شاہانہ، علاج فقیرانہ۔ فقر و فاقہ کہاں متحمل ہوتے؟ نشتر میڈیکل کالج اور دیگر کئی حکماء سے علاج چلتا رہا۔ لیکن مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔

آخر ۲۱ر اگست ۱۹۶۱ء کو چھ بجکر ۵۵ منٹ پر سنوائی آ گئی۔ کلمہ طیبہ پڑھا اور اردو زبان کا یہ سب سے بڑا خطیب جس نے ایک تہائی صدی تک سیاسی قبرستانوں اور شرعی بت کدوں میں اذانیں دی تھیں اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ ۲۲ر اگست شام پانچ بجے کے لگ بھگ آپ کے فرزند اکبر سید ابوذر بخاری ؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دو لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ شام ساڑھے چھ بجے انسانی عظمتوں اور شرافتوں کا یہ پیکر باغ لنگے خان کے نزدیک جلال باقری کے مشہور قبرستان میں ابدی نیند سو گیا۔

عقیدہ ختم نبوت اور ایک قادیانی مغالطہ

مولانا زاہد الراشدی

یکم جون کو چناب نگر کے مرکز ختم نبوت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ کورس کی ایک نشست میں قادیانیت کے بارے میں قدرے تفصیلی گفتگو کا موقع ملا جس کا خلاصہ نذر قارئین ہے:

بعد الحمد والصلوۃ۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور ردقادیانیت کے محاذ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہمارا سب سے بڑا فورم ہے جو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنے مشن میں مسلسل مصروف عمل رہتا ہے اور چناب نگر کا یہ سالانہ تربیتی کورس بھی اسی کا حصہ ہے۔ مجھے آج آپ سے ایک دو حوالوں سے کچھ بات کرنی ہے۔ ایک یہ کہ قادیانی مذہب کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک الگ مذہب ہے جس کی بنیاد نبوت اور وحی کے دعویٰ پر ہے جس میں اسلام کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے ہمارا قادیانیوں کے ساتھ بنیادی تنازعہ یہی ہے کہ جب وہ اسلام سے الگ ایک جداگانہ مذہب رکھتے ہیں تو انہیں اپنے نئے اور الگ مذہب کے لئے اسلام کا نام اور مسلمانوں کی مخصوص اصطلاحات استعمال کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔

اس بات کو واضح کرنے کے لیے میں گزشتہ کئی عشروں سے مختلف فورموں پر یہ بات کہتا آ رہا ہوں کہ نئے نبی اور نئی وحی کے ساتھ مذہب تبدیل ہو جاتا ہے۔ جس طرح عیسائی لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور توراۃ پر ایمان رکھنے کے باوجود حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر ایمان لانے کی وجہ سے یہودیوں سے الگ ہو گئے تھے اور ان کا مذہب مسیحی مذہب کہلاتا ہے اور جس طرح ہم مسلمان حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور توراۃ وانجیل دونوں پر ایمان رکھنے کے باوجود حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن پر ایمان لانے کی وجہ سے دونوں سے الگ ہو گئے ہیں اور یہودی یا عیسائی کہلانے کی بجائے مسلمان کہلاتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی وحی پر ایمان لانے کے بعد ایک الگ مذہب رکھتے ہیں اور مسلمان کہلانے کے حقدار نہیں رہے۔

چنانچہ نئی نبوت کے غلط ہونے سے قطع نظر مفروضی صورتحال کا منطقی اور فطری تقاضہ بھی یہی ہے کہ وہ اپنے مذہب کے لیے الگ نام طے کریں۔ وہ مسلمانوں کی مخصوص مذہبی اصطلاحات استعمال نہ کریں اور خود کو خواہ مخواہ مسلمان کہلانے کی ضد چھوڑ دیں۔ ان کی اس بے جا ضد نے تنازعہ کو بلاوجہ طول دے رکھا ہے۔ اگر وہ اپنے بارے میں ملت اسلامیہ کا اجتماعی اور اجماعی فیصلہ قبول کر کے ہٹ دھرمی ترک کر دیں تو اس تنازعہ کی شدت بہت کم ہو جائے گی۔ کیونکہ پاکستان میں ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کا معاشرتی وجہ

دستوری طور پر تسلیم کیا جا چکا ہے اور ان کے اس حیثیت سے پاکستانی معاشرہ کا حصہ رہنے اور ان کے شہری، مذہبی اور معاشرتی حقوق پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ چنانچہ اگر انہیں پاکستان میں اپنے حقوق متاثر ہونے کی شکایت ہے تو اس کی ذمہ داری مسلمانوں پر نہیں۔ بلکہ خود قادیانیوں پر ہے۔ کیونکہ تنازعہ حقوق کا نہیں معاشرتی اسٹیٹس کا ہے جو دستور میں طے ہے۔ مگر اسے تسلیم کرنے سے مسلسل انکار کر کے قادیانیوں نے اس تنازعہ کو بلاوجہ باقی رکھا ہوا ہے۔

ہماری یہ کمزوری ہے کہ ہم دنیا پر یہ بات واضح نہیں کر پا رہے کہ جھگڑا حقوق کا نہیں بلکہ حقوق کے ٹائٹل کا ہے۔ جبکہ قادیانیوں نے باہر کی دنیا کو یہ باور کرا رکھا ہے کہ پاکستان میں ان کے مذہبی اور شہری حقوق پامال ہو رہے ہیں اور اسی بنیاد پر قادیانیوں کو بہت سے بین الاقوامی اداروں اور لابیوں کی حمایت حاصل ہو جاتی ہے۔ گزشتہ تین عشروں سے جس فورم پر بھی موقع ملتا ہے میں یہ بات وضاحت کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ چند سال قبل جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ اور مسلم جوڈیشل کونسل جنوبی افریقہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس میں بھی یہ بات میں نے قدرے تفصیل کے ساتھ عرض کی تو اس کی ویڈیو انٹرنیٹ پر آنے کی وجہ سے اسے دنیا بھر میں توجہ کے ساتھ سنا گیا اور بے شمار لوگوں نے اسے سراہا۔ اس کے ردعمل میں قادیانیوں نے انٹرنیٹ کے ایک پروگرام میں میری اس بات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ: ''بنی اسرائیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سینکڑوں پیغمبر آئے تھے اور ان پر وحی بھی آتی رہی ہے۔ لیکن ان کے آنے سے مذہب تبدیل نہیں ہوا۔ بلکہ یہودی مذہب کا عنوان مسلسل قائم رہا۔ اس لئے مولوی صاحب (یعنی زاہد الراشدی) کا یہ کہنا غلط ہے کہ نئے نبی اور نئی وحی کے آنے سے مذہب تبدیل ہو جاتا ہے۔''

بادی النظر میں قادیانیوں کا یہ اعتراض معقول نظر آتا ہے۔ اس لئے اس کا جواب میرے ذمہ ہے اور میں آج جناب نگری کی اس محفل میں یہ جواب عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہ بات درست ہے کہ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد سینکڑوں پیغمبر آئے تھے اور ان پر وحی آئی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت داؤد علیہ السلام جیسے صاحب کتاب رسول آئے اور ان پر مستقل کتاب زبور نازل ہوئی۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود ان سب کا مذہب یہودی رہا اور مذہب کے نام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہو جانے کی وجہ بھی نئی نبوت اور نئی وحی ہی تھی۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انجیل پر یہودیوں کا ایک حصہ ایمان لایا جو مسیحی کہلایا اور اس وقت کی یہودی اکثریت نے ایمان لانے سے انکار کر دیا جو یہودی ہی رہے۔ یہ جو تفریق ہوئی اور ایک مذہب کے اندر سے دوسرا مذہب الگ ہو گیا۔ اس کا باعث نئی نبوت اور نئی وحی تھی۔ ایمان نہ

لانے والے اپنے سابقہ مذہب کے پیروکار رہے اور ایمان لانے والے نئے مذہب کے پیروکار کہلائے۔

غلط یا صحیح کی بحث اپنی جگہ پر ہے۔لیکن تاریخی تناظر میں مرزاغلام احمد قادیانی کو بنی اسرائیل کے ان انبیاء کرام پر قیاس نہیں کیا جاسکتا جن کے آنے سے مذہب تبدیل نہیں ہوا تھا۔بلکہ اس کی حیثیت یہ ہے کہ ایک شخص نے نئی نبوت اور وحی کا دعویٰ کیا جسے قبول کرنے سے امت مسلمہ نے مجموعی طور پر انکار کر دیا جس کی وجہ سے وہ اور اس پر ایمان لانے والے پہلے مذہب کا حصہ رہنے کی بجائے نئے مذہب کے پیروکار کہلائے اور ان کا مذہب ایک الگ اور مستقل مذہب کے طور پر متعارف ہوا۔

ہم قادیانیوں سے یہی بات کہہ رہے ہیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی کے نبوت اور وحی کے دعوے کو امت مسلمہ نے مجموعی طور پر قبول نہیں کیا۔اس لئے وہ امت مسلمہ کا حصہ نہیں رہے۔بلکہ ایک ایک الگ مذہب کی حیثیت رکھتے ہیں۔انہیں اس تاریخی اور معروضی حقیقت کو تسلیم کرنے سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔کیونکہ دلیل و منطق اور تاریخی تسلسل کے دائرے میں ان کے مسلمانوں کا حصہ شمار ہونے کے دعوے کو کسی بھی درجہ میں تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔یہ ایک بدیہی حقیقت ہے جس سے کوئی باشعور شخص انکار نہیں کرسکتا۔

اس سلسلہ میں دوسری بات یہ ہے کہ قادیانی دنیا بھر کو یہ دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ چونکہ مرزاغلام احمد قادیانی ان کے بقول مستقل نبی نہیں تھے۔بلکہ بنی اسرائیل کے انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح امتی نبی تھے۔اس لئے ان کے دعویٰ نبوت سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔میں ان کے اس دعویٰ کا ایک اور حوالہ سے جائزہ لینا چاہتا ہوں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں مسیلمہ کذاب نے بھی اسی طرح کا دعویٰ کیا تھا۔

☆…… وہ نبی اکرم ﷺ کو رسول اللہ مانتا تھا۔بلکہ پہلے ان کی رسالت کا اقرار کرتا تھا۔پھر اپنی نبوت کی بات کرتا تھا۔

☆…… اس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر حضور ﷺ کی نیابت وخلافت کی درخواست کی تھی اور یہ پیشکش کی تھی کہ اگر وہ اپنی خلافت نہیں دیتے تو دیہات کی نبوت اس کے حوالہ کر دیں۔

اس لئے میری طالب علمانہ رائے میں مسیلمہ کذاب کا دعویٰ نبوت ''امتی نبی'' اور ''تابع نبی'' کے طور پر تھا۔جسے نبی اکرم ﷺ نے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔چنانچہ اس سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی تھی کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔خواہ کوئی شخص مستقل نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا تابع اور امتی نبی کہلائے۔اس لئے قادیانیوں سے گزارش ہے کہ وہ امت مسلمہ بلکہ پوری دنیا کو بے جا تاویلات کے چکر میں ڈالے رکھنے کی بجائے نئی نبوت اور وحی سے دستبردار ہوکر امت مسلمہ کے اجتماعی دھارے میں متفقہ عقائد کی بنیاد پر واپس آجائیں یا پھر خود کو ایک الگ اور مستقل مذہب کے پیروکار تسلیم کرلیں۔ان کے لئے اس کے سوا کوئی راستہ اور آپشن باقی نہیں رہا۔

قادیانی جماعت اڑتالیس آف شور کمپنیوں کی مالک نکلی

سیف اللہ خالد......مرسلہ: عبداللطیف خالد چیمہ

پانامہ پیپرز کے افشاء نے جہاں حکومتوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے وہیں قادیانی جماعت میں بھی ہلچل دکھائی دے رہی ہے۔ جن کے نام نہاد خلیفہ، ان کے خاندان اور دوستوں کے نام پر ۴۸ آف شور کمپنیوں کا انکشاف ہوا ہے۔ قادیانی جماعت کے ذرائع کے مطابق خلیفہ کے کاروبار پر کسی کو اعتراض نہیں۔ البتہ ان کمپنیوں میں چندے کی رقم ہڑپ کئے جانے کے انکشاف پر قادیانی جماعت کی صفوں میں بھی ہلچل محسوس کی جارہی ہے اور خلیفہ کے حوالے سے سوالات پیدا ہونا شروع ہوگئے ہیں کہ ایک شخص جس کا کوئی ذریعہ روزگار نہیں اور جماعت کا سربراہ بننے سے پہلے وہ ایک امیر آدمی بھی نہیں تھا۔ اب اس کے پاس اتنی دولت کہاں سے آ گئی کہ وہ دنیا کے امیر ترین لوگوں سے بھی زیادہ امیر دکھائی دے رہا ہے۔ ادصاف کو ملنے والی اطلاعات کے مطابق قادیانی جماعت میں موجودہ نام نہاد خلیفہ کے آنے کے بعد سے اب تک کئی ایک دھڑے بندیاں دکھائی دیتی ہیں۔ جن میں سے ان کے مخالفین کا ایک الزام مشترک ہے کہ یہ خلیفہ بدعنوان ہے اور جماعت کے چندوں کی رقم میں خورد برد کا مرتکب ہے۔ مگر کسی کے پاس اس کا ثبوت نہیں تھا۔ اس حوالے سے پہلا الزام ۲۰۱۰ء میں سامنے آیا۔ جب کہا گیا کہ مرزا مسرور بڑی تعداد میں برطانیہ میں پراپرٹی خرید رہا ہے۔ اس کے لئے رقم کہاں سے آ رہی ہے۔ دوسرے یہ کہ چندوں کی مد میں جو رقم غریب قادیانیوں سے حاصل کی جاتی ہے، اس کے عوض انہیں دی جانے والی سہولتوں میں مزید کمی دکھائی دے رہی تھی اور نام نہاد شاہی خاندان کو بھی شکایت تھی کہ ان کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔

واضح رہے کہ مرزا قادیانی کے خاندان کو قادیانی جماعت میں شاہی خاندان کہا جاتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ جماعت کے نظام کے تحت دنیا بھر میں جن ممالک سے چندے زیادہ وصول ہوتے ہیں ان میں پاکستان، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، برطانیہ شامل ہیں۔ یہ رقم وہاں سے خیراتی رقم کے نام سے منتقل کی جاتی ہے تاکہ اس پر ٹیکس بچایا جاسکے۔ اسے برطانیہ میں AMJ انٹرنیشنل کے نام سے منتقل کیا جاتا ہے۔ اس اکاؤنٹ سے صرف ایک ادارہ شرکۃ الاسلامیہ چلایا جارہا تھا اور اس کی آمدن اور اخراجات سال کے آخر میں برابر ظاہر کردیے جاتے تھے۔ مگر اب معلوم ہوا ہے کہ اسی اکاؤنٹ سے رقوم ادھر ادھر بھی منتقل کی جاتی تھیں اور انہیں گھما پھرا کر آف شور کمپنیوں میں چھپایا جاتا تھا۔

۲۰۱۰ء میں ہی ایک قادیانی عمارت کے لئے بھاری شرح سود پر قرض حاصل کیا گیا جو وقت کے

ساتھ غیر معمولی مقدار میں بڑھنا شروع ہوا۔کہا جاتا ہے کہ اس وقت یہ بحث شروع ہوئی تھی کہ قرض دینے والی یہ کمپنی TJ Holdings کس کی ہے اور اس کے پس پردہ کیا کہانی ہے۔اس وقت تو یہ کہانی سامنے نہیں آئی لیکن اب بھانڈا پھوٹا ہے کہ یہ مرزا مسرور کی اپنی خاندانی کمپنی ہے جو جعلی نام پر کام کرتی ہے۔

اوصاف کو ذرائع نے بتایا ہے کہ مرزا نے زیادہ تر کمپنیاں اپنے نام پر نہیں بنائیں بلکہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے نام پر مال اکٹھا کیا ہے۔جن میں عبدالباقی ارشد کا نام بہت اہم ہے۔اطلاعات کے مطابق عبدالرشید احمد کی عمر ۸۱ برس ہے اور وہ مرزا مسرور کا ذاتی دوست ہے اور کم وبیش ۲۳ چندہ چور کمپنیوں کا ڈائریکٹر بنایا گیا ہے۔اطلاعات کے مطابق قادیانی جماعت چندے کی رقم کے حوالے سے اس قدر حساس ہے کہ اس پر ٹیکس نہ دینے کا معاملہ اٹھانے پر چوہدری احمد حسن کو قتل کروا دیا گیا تھا۔جس کی تحقیقات میں جماعت کی کئی ایک شخصیات کو تفتیش میں شریک ہونا پڑا۔ذرائع کا دعویٰ ہے کہ چندے کی لوٹ مار ہمیشہ سے ایسے ہی رہی ہے۔لیکن مرزا نے ماضی کی روایت کے مطابق مل کر کھانے کے بجائے سب خود ہی کھانے کی پالیسی اختیار کی جس پر احتجاج ہوا قدرتی بات تھی۔دوسرے یہ کہ ماضی میں ایسا کوئی خلیفہ پکڑا نہیں گیا۔اس کی بدقسمتی کہ پانامہ پیپرز نے بھانڈا پھوڑ دیا۔اطلاعات کے مطابق مرزا کی آف شور کمپنیاں صرف پانامہ میں ہی نہیں بلکہ برٹش ورجن آئی لینڈ اور دیگر ٹیکس چوری کے حوالے سے بدنام جگہوں پر بھی ہیں۔

بتایا جاتا ہے کہ مرزا نے مرزا طاہر کی بیوی آصفہ کے نام پر اور نصرت جہاں کے نام سے بھی کمپنیاں کھولی ہیں۔لندن میں قادیانی جماعت کے ذریعہ نے مرزا مسرور کی مختلف فرنٹ مینز کے نام پر کمپنیوں کی تفصیل فراہم کی ہے اور کہا ہے کہ اس سلسلہ میں مزید کام کیا جارہا ہے۔یہ تعداد حتمی نہیں ہے۔مزید انکشافات کی توقع رکھنی چاہئے۔

پانامہ پیپرز میں شامل قادیانی جماعت کی آف شور کمپنیاں اوران کے رہنماؤں کی فہرست جن کی نشاندہی قادیانی ذرائع نے کی ہے:

نمبر شمار	قادیانی رہنماؤں کے نام	آف شور کمپنیوں کے نام	کمپنی کے قیام کی تاریخ
۱	سید قاسم احمد لاہور	فضل عمر پرائز پانامہ	۹ جون ۲۰۰۰ء
۲	سید قمر سلیمان احمد لاہور	فضل عمر پرائز پانامہ	۹ جون ۲۰۰۰ء
۳	سید محمود احمد لاہور	فضل عمر پرائز پانامہ	۹ جون ۲۰۰۰ء
۴	مرزا سفیر احمد لاہور	فضل عمر پرائز پانامہ	۹ جون ۲۰۰۰ء
۵	شوکت جہاں احمد لاہور	فضل عمر پرائز پانامہ	۹ جون ۲۰۰۰ء
۶	مسعود احمد خالد چناب نگر	سندھ ہولڈنگس ایس اے پانامہ	۱۲ جون ۲۰۰۰ء

۷	مرزا ظفر احمد لاہور	سنڈ ہولڈنگس ایس اے پاناما	۱۲/جون ۲۰۰۰ء
۸	مرزا ثمر احمد چناب نگر	سنڈ ہولڈنگس ایس اے پاناما	۱۲/جون ۲۰۰۰ء
۹	ماجد احمد خان، چناب نگر	انفرل لمیٹڈ NIUE	۶/جنوری ۲۰۰۴ء
۱۰	سید خالد احمد شاہ چناب نگر	نورزن انویسٹمنٹ NIUE	۴/مئی ۲۰۰۴ء
۱۱	امتل وحید چناب نگر	زینڈ وانویسٹمنٹ NIUE	۱۲/اکتوبر ۲۰۰۰ء
۱۲	مرزا مظفر احمد لاہور	بلال انویسٹمنٹ پاناما	۷/جون ۲۰۰۰ء
۱۳	شاہد احمد سعدی لاہور	بلال انویسٹمنٹ پاناما	۷/جون ۲۰۰۰ء
۱۴	مرزا عمران احمد چناب نگر	بلال انویسٹمنٹ پاناما	۷/جون ۲۰۰۰ء
۱۵	مرزا سرور احمد لاہور	نصرت انویسٹمنٹ پاناما	۱۶/دسمبر ۱۹۹۳ء
۱۶	سید خالد احمد چناب نگر	نصرت انویسٹمنٹ پاناما	۱۶/دسمبر ۱۹۹۳ء
۱۷	سید شعیب احمد لاہور	نصرت انویسٹمنٹ پاناما	۱۶/دسمبر ۱۹۹۳ء
۱۸	حمید اللہ، لاہور	ٹی جے ہولڈنگس پاناما	۲۵/اگست ۱۹۹۲ء
۱۹	منصور احمد خان، لاہور	ٹی جے ہولڈنگس پاناما	۲۵/اگست ۱۹۹۲ء
۲۰	عالیہ بخش چوہدری، لاہور	ٹی جے ہولڈنگس پاناما	۲۵/اگست ۱۹۹۲ء
۲۱	مرزا سرور احمد لاہور	الحما ہولڈنگس پاناما	۲۳/مئی ۱۹۹۲ء
۲۲	سید قاسم احمد لاہور	الحما ہولڈنگس پاناما	۲۳/مئی ۱۹۹۲ء
۲۳	سید خالد احمد لاہور	الحما ہولڈنگس پاناما	۲۳/مئی ۱۹۹۲ء
۲۴	سید محمود احمد لاہور	قادر انٹرپرائزز پاناما	۲۴/مئی ۲۰۰۰ء
۲۵	سید شعیب احمد لاہور	قادر انٹرپرائزز پاناما	۲۴/مئی ۲۰۰۰ء
۲۶	میاں محمد اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲/جون ۲۰۰۰ء
۲۷	پروین اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲/جون ۲۰۰۰ء
۲۸	نعیم اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲/جون ۲۰۰۰ء
۲۹	محمد محسن اسلم لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲/جون ۲۰۰۰ء
۳۰	محمد علی اسلم، لاہور	اسلم کارپوریشن پاناما	۲/جون ۲۰۰۰ء
۳۱	میاں ضیاء الدین طور، راولپنڈی	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸/نومبر ۱۹۸۸ء
۳۲	صوفیہ طور، راولپنڈی	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸/نومبر ۱۹۸۸ء

۳۳	حسن احمد لاہور	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸/نومبر ۱۹۸۸ء
۳۴	سجاد وکیل لاہور	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸/نومبر ۱۹۸۸ء
۳۵	شریفہ حامد لاہور	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸/نومبر ۱۹۸۸ء
۳۶	عبدالشکور اکبر	کاسکا ہولڈنگس پاناما	۸/نومبر ۱۹۸۸ء
۳۷	میاں ضیاء الدین طوس راولپنڈی	ماہا ٹرسٹ پاناما	۲۳/فروری ۱۹۹۴ء
۳۸	صوفیہ طوس راولپنڈی	ماہا ٹرسٹ پاناما	۲۳/فروری ۱۹۹۴ء
۳۹	عبدالشکور اکبر	ماہا ٹرسٹ پاناما	۲۳/فروری ۱۹۹۴ء
۴۰	سید قمر سلیمان احمد لاہور	سلامت ہولڈنگس پاناما	۱۲/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۱	سید محمود احمد لاہور	صائمہ ہولڈنگس پاناما	۱۲/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۲	سید شعیب احمد لاہور	سلامت ہولڈنگس پاناما	۱۲/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۳	سیدہ شرفی بیگم لاہور	سلامت ہولڈنگس پاناما	۱۲/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۴	مرزا سرور احمد لاہور	سٹ پارٹنرز پاناما	۳۰/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۵	سید قمر سلیمان احمد لاہور	سٹ پارٹنرز پاناما	۳۰/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۶	سید قاسم احمد لاہور	سٹ پارٹنرز پاناما	۳۰/نومبر ۱۹۹۳ء
۴۷	------------------------	لاہور ڈائنوسٹ لمیٹڈ	---------------
۴۸	------------------------	چھاوا انٹرپرائزز	---------------

(ماخوذ از روزنامہ اوصاف لاہور مورخہ ۱۵/مئی ۲۰۱۶ء بروز اتوار)

مولانا محمد اقبال کو صدمہ

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا کے مدرس مولانا محمد اقبال کے بڑے بھائی اور مولانا محمد معاویہ مدرس جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان وخطیب جامع مسجد مدینہ نواں شہر ملتان کے والد محترم قاری محمد عابد قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ مرحوم اجلی سیرت وصورت کے مالک تھے۔ پچاس سال عمر پائی۔ تیس سال کا عرصہ خدمت قرآن پاک میں گزارا۔ مرحوم کو ان کے آبائی شہر سلطان کوٹلہ گانموں ضلع مظفر گڑھ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ ان کے بڑے صاحبزادے مولانا محمد معاویہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں دور دراز سے لوگوں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔ آمین!

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

بحرالاذکار: مرتب: مولانا محمد قاسم بجلی گھر: صفحات: اڑھائی سو: قیمت درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ مولانا بجلی گھر لالہ زار کالونی لنڈی ارباب روڈ پشاور خیبر پختونخوا پاکستان!

ہمارے دور کے نامور خطیب اسلام حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر مرحوم کے صاحبزادہ مولانا محمد قاسم بجلی گھر نے صبح وشام کی مستند دعائیں بحرالاذکار کے نام پر جمع کردی ہیں۔ اپنے والد گرامی، حضرت غورغشتی ؒ، حضرت بنوری ؒ، حضرت افغانی ؒ، حضرت مولانا عزیر گل ؒ ایسے بیسیوں اکابر کے محبوب وظائف وعملیات اس کتاب میں جمع کر کے اس وادی کے حضرات کے لئے ایک نافع ذخیرہ جمع کردیا ہے۔ کتاب کی طباعت میں عمدہ ذوق کی تسکین کا تمام تر اہتمام کیا گیا ہے۔

تجلیات غورغشتی: مرتب: مولانا محمد قاسم بجلی گھر: صفحات: ۴۰۰: قیمت: ۵۰۰: ملنے کا پتہ: مکتبہ مولانا بجلی گھر لالہ زار کالونی لنڈی ارباب روڈ پشاور خیبر پختونخوا پاکستان!

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیرالدین غورغشتی ؒ جنہیں چھچھ کا شاہ ولی اللہ ؒ قرار دیا گیا۔ ان کی مکمل سوانح حیات، تعارف، مشائخ واساتذہ، آپ کے علمی کمالات وامتیازات، آپ کے وہ کارہائے نمایاں جو آج بھی نئی نسل کے لئے مشعل راہ کا کام دیتے ہیں۔ مولانا جہاں متبحر عالم دین تھے وہاں آپ نامور مشائخ طریقت میں سے بھی تھے۔ آپ کی شریعت وطریقت کی ترویج واشاعت کے لئے گرانقدر خدمات کو ہمارے مخدوم زادہ حضرت مولانا محمد قاسم بجلی گھر نے قلمبند فرمایا۔ یہ کتاب عمدہ واعلیٰ کاغذ، شاندار جلد، غرض طباعت کی تمام تر خوبیوں کا حسین گلدستہ ہے۔ اس کے باوجود قیمت پانچ صد روپیہ رکھی گئی۔

انوار حق:

دارالعلوم حقانیہ کے بانی حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے بعد ان کے صاحبزادہ شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ آپ کے مسند خطابت کے وارث قرار پائے۔ مولانا انوارالحق کے صاحبزادہ نے آپ کے علمی، روحانی اور اصلاحی خطبات کو جمع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ جو بیک وقت علماء، خطباء، طلباء اور عوام الناس سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل یہ جلد القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ خالق آباد ضلع نوشہرہ کے پی کے سے شائع ہوئی ہے۔ حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ مرحوم،

حضرت مولانا سمیع الحق اور حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی ایسے اکابر کی تصدیقات کے بعد مزید کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے۔خوب معلوماتی مواد جمع کیا گیا ہے۔مستند ذخیرہ اور خزانہ ہے۔

تحفہ نقشبندیہ:

حضرت حاجی عبدالقیوم صاحب مہاجر مدنی نے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔آخر میں محبوب المشائخ حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور محبوب العلماء جناب پیر ذوالفقار نقشبندی جھنگوی کا تعارف بھی مولانا محمد اسحاق ملتانی نے شامل کردیا ہے۔چارسوبیس صفحات پر مشتمل ہے۔ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے عمدہ شائع کی ہے۔

مرزا قادیانی کی بیان کردہ ضعیف احادیث:

دجال قادیان مرزا قادیانی کے متعلق علیٰ وجہ البصیرت کہا گیا کہ وہ اپنے دعاوی کے اثبات کے لئے احادیث سے جو استدلال کرتے ہیں۔وہ دوحال سے خالی نہیں۔اگر روایت صحیح ہوگی تو اس تحریف وتلبیس سے کام لے کر اس کی روح کو مسخ کر کے اپنے مرشد ابلیس کو خوش کرتا ہے۔یا وہ روایت سرے سے موضوع یا ضعیف ہوتی ہے۔پھر اس میں بھی وہ تحریف کی قینچی سے من مانی مراد کے لئے اگرچہ، مگرچہ، چونکہ، چنانچہ، لہٰذا، اگر مگر سے دجل تلاش کرتا ہے۔چنانچہ کنزالایمان ریسرچ انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ نے سید مبشر شاہ صاحب کی کتاب شائع کی ہے۔جو مرزا قادیانی کی کتابوں کے مجموعے خزائن ۱،۲،۳ میں بیان کردہ مرزا قادیانی کی وہ جھوٹی ضعیف اور موضوع احادیث کو خوبصورت مقالہ کی شکل میں جمع کر کے مرزا قادیانی پر مزید ثبوت کا کالک مل دیا گیا ہے۔

شجرہ مبارکہ: شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کے تلمیذ رشید اور مولانا پیر سید خورشید احمد گیلانی کے خلیفہ مجاز مجاہد ملت حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پوری نے شجرہ مبارکہ، ادعیہ ماثورہ تسبیحات واوراد پر مشتمل مجموعہ مرتب فرمایا جسے مدرسہ جامعہ زکریا مخدوم پور پہوڑاں ضلع خانیوال نے شائع کیا ہے۔۱۶۸ صفحات پر مشتمل ہے۔خوبصورت رنگین ٹائٹل ہے۔

سنت نبویہ اور راہ اعتدال: مصنف: نعمان عباسی: صفحات: ۱۶۰: قیمت درج نہیں۔ناشر: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان!

جناب نعمان عباسی نے یہ کتاب ترتیب دی۔جس پر متعدد علمائے کرام کی تقریظات ہیں۔اس کے آخر میں پگڑی کی سنت سے متعلق شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی کا فتاویٰ شامل اشاعت ہے۔جس نے کتاب کی ثقاہت میں اور اضافہ کردیا ہے۔ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان نے عمدہ شائع کی ہے۔

پینتیسویں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر کے شرکاء

مولانا محمد وسیم اسلم

حسب سابق امسال سالانہ رد قادیانیت کورس ۶ شوال المکرم تا ۲۶ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۲ مئی تا ۳ جون ۲۰۱۶ء مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں منعقد ہوا۔ بفضل تعالیٰ امسال آٹھ سو پچاس طلبائے کرام نے شرکت کی۔ طلباء کے مابین تحریری وتقریری مقابلہ جات ہوئے۔ تحریری امتحان میں اول جناب عبدالماجد ولد شیخ عبدالمجید کراچی، دوم جناب رشید احمد ولد مولانا عبدالہادی صوابی، سوم جناب محمد شعیب ولد محمد ناصر چنیوٹ آئے۔ اسی طرح تقریری امتحان میں اول جناب محمد سفیان ولد قاری عبدالحمید سرگودھا، دوم جناب عبدالسلام ولد محمد فاروق ٹوبہ، سوم جناب عبدالرحمٰن ولد حمید احمد سیالکوٹ آئے۔ کورس میں جن طلبہ کرام نے شرکت کی ان کی فہرست مندرجہ ذیل ہے:

اسمائے گرامی شرکاء کورس

نمبر شمار	نام	ولدیت	ضلع
1	معروف احمد	محمد رستم خان	رحیم یار خان
2	عبیداللہ	خانپور خان	پشاور
3	محمد عاشر عباسی	محمد ہمایوں	ایبٹ آباد
4	انیس الرحمٰن	شفیق الرحمٰن	مانسہرہ
5	شاہد نواب	سید نواب	ملاکنڈ
6	واجد الرحمٰن	عزیز الرحمٰن	مالاکنڈ
7	محمد محسن خان	محمد کریم خان	باغ آزاد کشمیر
8	شریف اللہ	انور شاہ	وزیرستان
9	انیس احمد	بختیار احمد	مردان
10	سلیمان شاہ	حازق علی شاہ	کوہاٹ
11	صالح محمد	فتح محمد	لورالائی
12	اسلام سعید	میاں گل	دیر
13	عبدالشکور	عبداللہ	دیامر
14	محمد ثاقب	محمد صدیق	باغ آزاد کشمیر
15	عطاء الرحمٰن	کوثر الرحمٰن	ایبٹ آباد
16	رحمت اللہ	محمد یوسف	باجوڑ
17	فضل ہادی	عبدالرحمٰن	صوابی
18	محمد شاکر	محمد اقبال	بونیر
19	ظہور احمد	فقیر محمد	گلگت
20	ضیاء الاسلام	گل محمد	بونیر
21	محمد عیسیٰ	مولانا گل داد	کوہستان
22	محمد رحمٰن	نجیم خان	مردان
23	محمد وقار	علی اکبر	مانسہرہ
24	نذیر احمد طلحہ	افسر خان	خیرپور میرس
25	اشفاق احمد	دریا خان	خیرپور میرس
26	محمد خطلہ	حافظ اللہ دتہ	بہاولپور
27	محمد عدنان	اللہ ڈیوایا	بہاولپور
28	محمد عبداللہ	عبدالستار	جھنگ
29	محمد اشتاق	محمد صادق	بہاولپور
30	محمد عمر دراز	محمد رمضان	جھنگ

31	صدام حسین	محمد نواز	چنیوٹ
32	غلام مصطفیٰ	دریا خان پچل	خیرپور میرس
33	صغیر احمد	انور علی	خیرپور میرس
34	مولوی محمد انور	نذر محمد	خیرپور میرس
35	غلام فرید	غلام عباس	خیرپور میرس
36	غلام مصطفیٰ	حاجی صدورو	خیرپور میرس
37	حافظ انور علی	عبدالخالق	خیرپور میرس
38	جاوید احمد ملاح	بشیر احمد ملاح	خیرپور میرس
39	امان اللہ	عبدالمجید	کوہستان
40	محمد سہیل	محمد مشتاق	راولپنڈی
41	محمد ریاض	گل جہان	کوہستان
42	سید محمد شریف	عبدالغفار	پشین
43	محمد یاسر	خلیل الرحمٰن	مظفر آباد (ج)
44	فیصل سجاد	محمد سجاد	ایبٹ آباد
45	محمد ہمایوں	سراج الدین	صوابی
46	عبدالقدیر	غلام محمد	مظفر گڑھ
47	شعیب احمد	عبداللہ	رحیم یار خان
48	شرافت علی	محمد طیب	راجن پور
49	محمد مشتاق	عبدالقادر	رحیم یار خان
50	عتیق الرحمٰن	عبدالرحمٰن	چنیوٹ
51	مسعود احمد	تاج محمد	نوشہرو فیروز
52	مسعود علی	عباس علی	نوشہرو فیروز
53	محمد صغیر	محمد صدیق	مٹیاری
54	غلام علی	سکندر علی	جعفر آباد
55	عبدالوہاب	فضل الرحمٰن	کوہاٹ
56	سہیل خان	تاج ولی	کوہاٹ
57	محمد بلال	حضرت خان	وزیرستان
58	اللہ نور	عبدالرزاق	ٹانک
59	وقار احمد	محمد ادریس	گھوٹکی
60	عبدالغفار	امام الدین	شکارپور
61	سجاد الرحمٰن	سرتاج علی	خیرپور میرس
62	غلام رسول	غلام قادر	راجن پور
63	عنایت اللہ	نائب خان	بنوں
64	امیر حمزہ	مولانا عبداللہ	خیرپور
65	عمر فاروق	محمد شریف	نوشہرو فیروز
66	گلزار	محمد موسیٰ	شکارپور
67	فیض محمد	محمد مقام	بٹگرام
68	عبدالمالک	عبدالرزاق	نوشہرو فیروز
69	مؤمن علی	محمد ملک جوگی	خیرپور میرس
70	اختر زیب	جہانزیب	بٹگرام
71	محمد علی	دلدار حسین	مٹیاری
72	محمد ابوبکر	محمد شریف	نوشہرو فیروز
73	محمد طاہر	عبدالغفار	جعفر آباد
74	سہیل احمد راجہ	سلیم خان	بٹگرام
75	رفیع اللہ	عبداللہ	میانوالی
76	عبدالقیوم	رحیم بخش	ڈی جی خان
77	محمد توقیر	محمد خورشید	میانوالی
78	محمد عرفان	فقیر عطاء اللہ	ڈی آئی خان
79	شاہد اللہ	انور خان	وزیرستان
80	فیاض محمد	محمود	مانسہرہ
81	محمد طیب	الٰہی بخش	ملتان
82	محمد فیاض	عزیز احمد	لودھراں
83	محمد عثمان	غلام یٰسین	لودھراں
84	عبدالناصر	محمد اسلام	سکھر
85	محمد یٰسین	عبیداللہ	سکھر
86	محمد اسماعیل	عبدالواحد	سکھر
87	محمد اشرف	اللہ بخش	ملتان
88	محمد جاوید	بلال احمد	ملتان
89	اسامہ	اللہ ڈنو	شکارپور
90	عبدالکریم	علی نواز	نصیر آباد

91	عبدالجبار	عبدالعزیز	بھکر
92	جاوید یوسف	یوسف صدیق	خانیوال
93	عبدالباسط	محمد رفیق	راجن پور
94	محمد ایوب	عبدالمجید	خیرپورمیرس
95	حامد علی	علی خان	خیرپورمیرس
96	عنایت اللہ	سید لال شاہ	خیرپورمیرس
97	عبدالرحیم	عطاءاللہ	غزنی
98	شہریار	مظفر علی	غزنی
99	مجتبیٰ منصور	منصور اختر	غزنی
100	محمد سعد	محمد صدیق	غزنی
101	عبدالجبار	عبدالرشید	غزنی
102	فرمان علی	محمد عظیم	لاڑکانہ
103	سلطان شاہ	عبدالرحیم شاہ	غزنی
104	عدنان صغیر	محمد صغیر	ٹوبہ ٹیک سنگھ
105	محمد ندیم مغل	علی عمر خان	غزنی
106	محمد اجمل خان	خان محمد	سرگودھا
107	محمد اکمل خان	خان محمد	سرگودھا
108	محمد نصیر	نور محمد	چنیوٹ
109	محمد سلمان	مفتی محمد عثمان	غزنی
110	حبیب اللہ	حفیظ اللہ	خیرپورمیرس
111	محمد اجمل	محمد منظور حسین	خانیوال
112	سیف اللہ	عطاءاللہ خان	خانیوال
113	امان اللہ	عطاءاللہ خان	خانیوال
114	محمد مظفر اقبال	محمد اختر	خانیوال
115	محمد طائف	فضل کریم	صوابی
116	محمد مجتبیٰ	محمد اسحاق	کشمور
117	محمد صدیق	محمد ہاشم	خیرپورمیرس
118	محمد علی	حبیب الرحمٰن	صوابی
119	محمد طفیل حقانی	بہادر خان	صوابی
120	محمد بلال رحمٰن	سیف الرحمٰن	مانسہرہ

121	محمد سلمان	نیاز محمد	صوابی
122	بحرالامین	رائے مند خان	بونیر
123	خادم حسین	خدائے ڈنو	خیرپورمیرس
124	فاروق احمد	عزیز اللہ	جیکب آباد
125	محبوب خان	شیر زمان	صوابی
126	محمد خورشید انور	غلام سرور	بونیر
127	فائق زمان	محمد امین	صوابی
128	عبدالعزیز	عبدالرشید شیخ	خیرپورمیرس
129	شیراز خان	شیر نواب خان	صوابی
130	عنایت اللہ	زرزمین شاہ	صوابی
131	انوار اللہ	نورالاکبر	صوابی
132	محمد عبید	عالم شیر	صوابی
133	احسان اللہ	عبدالبیان	شکارپور
134	خدابخش	عبدالجبار	لاڑکانہ
135	محمد عمر حیدری	حاجی آدم	لورالائی
136	امین الحق	خلیل احمد	نوشکی
137	محمد اسلم	مولوی یار محمد	پشین
138	عبدالحق	گل جان	کوئٹہ
139	نصیب اللہ	عبدالکریم	مستونگ
140	محمد سہیل خان	امیر بہادر	مردان
141	عبدالواجد	شیخ عبدالمجید	غزنی
142	زوہیب حقانی	ثواب گل	صوابی
143	عتیق الرحمٰن	ریاض الرحمٰن	مردان
144	نورالوہاب	شاہ کریم	کوہاٹ
145	حافظ ربیع اللہ	فیض اللہ	لکی مروت
146	اعجاز احمد حقانی	محمد اعظم	صوابی
147	عبداللہ حقانی	حافظ وحید گل	صوابی
148	عبدالہادی	عبدالشکور	خیرپورمیرس
149	وقاص وحید	محمد وحید	ایبٹ آباد
150	تاج محمد ملاح	ولی محمد ملاح	خیرپورمیرس

151	عرفان احمد	منیر احمد	تیمرپور میرس
152	عبدالقیوم	ساجن شاہ	نوشہرو فیروز
153	محمد احمد	محمد طارق	نوشہرہ
154	ساجد اسلم	محمد اسلم	نواب شاہ
155	ایاز خان	ایوب خان	نوشہرہ
156	محمد ابراہیم	سجاد خان	نوشہرہ
157	حیدر علی شاہ	احمد علی شاہ	نوشہرہ
158	اکرام اللہ	عارف اللہ	نوشہرہ
159	گل زیب	گل نارس	نوشہرہ
160	محمد حامد	محمد قائم	نوشہرہ
161	توصیف احمد	دیدار احمد خان	چترال
162	محمد الیاس	امداد خان	نوشہرہ
163	سمیع اللہ	محمد مرسلین	باجوڑ
164	محمد یوسف	فتح محمد	پاکپتن
165	محمد اکرم	محمد اسلم	پاکپتن
166	محمد الیاس	محمد زبیر	پاکپتن
167	محمد اویس	عبیداللہ	ساہیوال
168	محمد امین	عبدالخالق	وہاڑی
169	ماجد حسین	طالب حسین	ساہیوال
170	محمد آصف نواز	حق نواز	پاکپتن
171	محمد حیدر	سمندر خان	لورالائی
172	محمد ابوذر	مظہر عباس	جھنگ
173	وارث خان	شیر بہادر	مردان
174	کاظم خان	نواز خان	مردان
175	ابوبکر	غلام سید	مردان
176	عبدالسلام	محمد فیاض	چارسدہ
177	محمد شیراز	محمد شعیب	مردان
178	حبیب اللہ	نوشاد	چارسدہ
179	مدداللہ	جمشید خان	مردان
180	سربلند	ممتاز	مردان
181	محمد اسحاق	اشفاق علی	مردان
182	ارشاد علی	گل زمین	مردان
183	فہیم شاہ	صاحب گل	مالاکنڈ
184	محمد عبیداللہ	مولا بخش	پاکپتن
185	محمد یار	شاہ محمد	چنیوٹ
186	عمر فاروق	غلام محمد	چنیوٹ
187	محمد شعیب	نور محمد	سرگودھا
188	محمد یاسین	عبدالکریم	چنیوٹ (خ)
189	اللہ نور	روز محمد	قلعہ سیف اللہ
190	محمد آصف	جان محمد	قصور
191	محمد انس	شیر احمد شاہد	خانیوال
192	محمد سفیان حمید	عبدالحمید	سرگودھا
193	محمد حذیفہ گلزار	شیخ گلزار احمد	سرگودھا
194	حق نواز	اللہ بخش	حافظ آباد
195	ابوبکر صدیق	حاجی قادر بخش	ڈی جی خان
196	عزیز احمد	محمد ہاشم	خاران
197	زاہد اقبال	ممتاز حسین	جھنگ
198	احسان اللہ	محمد یوسف	جھنگ
199	شہادت علی	قلندر خان	جھنگ
200	شیر علی	شاہ جہاں	فیصل آباد
201	امر اللہ	محمد انور	بگرام
202	محمد اقبال	دواس الحق	مانسہرہ
203	عمر حیات	عبدالحلیم	بگرام
204	احتشام الحق	مہتاب گل	بگرام
205	امداد اللہ	سراج الدین	چارسدہ
206	محمد متین	عبدالغفار	لاہور (خ)
207	محمد احسن	جمشید بیگ	چنیوٹ (خ)
208	محمد زبیر علی	محمد یوسف	سرگودھا
209	فضل الرحمٰن	ضیاء الرحمٰن	پشاور
210	کلیم اللہ	ظفیر گل	پشاور

211	حبیب الرحمٰن	عبدالشکور	فیصل آباد
212	عبدالرؤف	محمد نواز	بہاولپور
213	عبدالوحید	گلزار احمد	فیصل آباد
214	محمد اظہر	حفیظ	بہاولنگر
215	محمد آصف	سلطان احمد	جھنگ
216	محمد طارق	غلام حسن	بہاولپور
217	محمد عمران	محمد رفیق	رحیم یار خان
218	محمد احمد	احمد دین	بہاولنگر
219	محمد راشد اقبال	محمد اقبال	جھنگ
220	محمد مزمل	عمر دراز	جھنگ
221	محمد شعیب	محمد معروف	مانسہرہ
222	امیر حمزہ	محمد حنیف	مانسہرہ
223	محمد حسن	محمد ارشاد	مانسہرہ
224	محمد امیر معاویہ	عبدالرشید	ڈی جی خان
225	نصر حیات	محمد نواز	سرگودھا
226	علی شان	غلام عباس	سرگودھا
227	عطاء الرحمٰن	عطاء اللہ	سرگودھا
228	شاہد اقبال	غلام رسول	سرگودھا
229	محمد قاسم	غلام سرور	سرگودھا
230	محمد نعمان	عبدالستار	سرگودھا
231	محمد عثمان	راؤ محمد عارف	خانیوال
232	محمد صابر	عبدالرحمٰن	بٹگرام
233	محمد عثمان	آفتاب احمد	سرگودھا
234	محمد رضوان	عبدالرحمٰن	خوشاب
235	احمد اسحاق	محمد اقبال	سرگودھا
236	اللہ دتہ	نور محمد	سرگودھا
237	محمد وسیم	محمد عبداللہ	چنیوٹ
238	محمد نصیب اللہ	غلام فرید	ڈی جی خان
239	محمد راشد	غلام حسین	ڈی جی خان
240	محمد تنویر	عبدالرشید	ڈی جی خان
241	محمد سراج	حق نواز	ڈی جی خان
242	محمد دلشاد	محمد شریف	ڈی جی خان
243	عمر فاروق	محمد نواز	سرگودھا
244	حسین احمد	منظور احمد	ملتان (خ)
245	محمد امتیاز	محمد شریف	چنیوٹ (خ)
246	عبدالواحد	محمد زاہد	پشاور
247	زین العابدین	امین خان	پشاور
248	محمد احسن	محمد ہارون	ننکانہ
249	سمیع اللہ	امیر نواب	مردان
250	محمد واجد	سرخان	اوکاڑہ
251	محمد ابرار	گل سید شاہ	کوہاٹ
252	سمیع اللہ	رئیس خان	کوہاٹ
253	شفیع اللہ	حکیم خان	صوابی
254	محمد عثمان	محمد یامین	شیخوپورہ
255	محمد راشد حیدر	غلام حیدر	ملتان
256	محمد ذیشان	ذیشان اقبال	سیالکوٹ
257	محمد امتیاز	ظہور الدین	سیالکوٹ
258	حمزہ	منور حسین	سیالکوٹ
259	عبدالرحمٰن	رفاقت علی	سیالکوٹ
260	عبدالرحمٰن	توحید احمد	سیالکوٹ
261	محمد سلیم	نادر خان	لکی مروت (خ)
262	محمد اقبال	محمد شریف	وہاڑی
263	محمد سیف اللہ	منصور احمد	بہاولپور
264	اکبر خان	محمد اسلم	اٹک
265	جابر احمد	غلام محمد	صوابی
266	عبدالباعث	ممتاز احمد	صوابی
267	محمد عبداللہ	رب نواز	بہاولپور
268	محمد ندیم اکرم	محمد اکرم	بہاولپور (خ)
269	محمد ضیاء الرحمٰن	حافظ خلیل احمد	لودھراں
270	محمد احمد	مقبول احمد	بہاولپور

271	محمد سلیم	منظور احمد	بہاولپور
272	محمد ابوبکر	محمد بخش	بہاولپور (غ)
273	محمد عمر فاروق	عبدالمومن	بہاولپور
274	محمد آصف	محمد خلیل	بہاولپور
275	محمد ساجد	محمد بلال	بہاولپور (غ)
276	محمد ریحان	منور جاوید	بہاولپور
277	نذیر احمد	محمد رفیق	ملتان
278	محمد ابوبکر	محمد اسحٰق	بہاولپور (غ)
279	سمیع اللہ	محمد شفیع	رحیم یارخان (غ)
280	محمد طارق	عبدالجلیل	لودھراں
281	فضل حق	محمد امین	وزیرستان
282	رحمت اللہ	حافظ دلشاد احمد	ڈی جی خان
283	محمد مجیب	اللہ یار	ڈی جی خان
284	محمد یعقوب	عزیز الرحمٰن	ڈی جی خان
285	نصراللہ منصور	لوح محفوظ	صوابی
286	ضیا اکبر	قاضی اکبر	مردان
287	شکیل احمد	عبدالرزاق	گوجرانوالہ
288	محمد عابد	حاجی اللہ بخش	لودھراں
289	محمد انور	شیر محمد	بہاولپور
290	محمد مشتاق	اللہ بخش	ملتان
291	محمد زاہد حسین	خادم حسین	ملتان
292	خلیق الرحمٰن	حبیب الرحمٰن	لودھراں
293	عبدالصمد	مولانا ظفر احمد	رحیم یارخان
294	محمد نعمان	محمد عظیم بخش	بہاولپور
295	محمد رضوان	غلام اکبر	بہاولپور
296	محمد صدیق	محمد صادق	بہاولپور
297	محمد علی	قاری نذیر احمد	لودھراں
298	محمد طاہر	عطا محمد	لودھراں
299	محمد سلیمان	عبدالحق	لودھراں
300	شکیل احمد	محمد رشید	بہاولپور

301	غلام ہاشم زکی	غلام حسن	ملتان
302	محمد آصف	دین محمد	ملتان
303	عدیل احمد	محمد رشید	بہاولپور
304	محمد آصف	غلام محمد	مظفرگڑھ
305	محمد عمیر	محمد اسلم	فیصل آباد
306	محمد اصغر	عبدالستار	فیصل آباد
307	ضیاء الرحمٰن	غلام فرید	بھکر
308	خلیق الرحمٰن	احسان الرحمٰن	ڈی آئی خان
309	مجیب الرحمٰن	سیف الرحمٰن	لکی مروت
310	محمد عمر	غلام مصطفیٰ	رحیم یارخان
311	محمد سفیان	محمد اسماعیل	وہاڑی
312	عمران اسلم	محمد اسلم	اوکاڑہ
313	محمد شہزاد	محمد اقبال	ملتان
314	محمد نذیر	محمد دین	بہاولپور
315	زین العابدین	لیاقت علی	بہاولپور
316	محسن جاوید	جاوید حسن	بہاولپور
317	محمد عارف	محمد اسلم	بہاولپور
318	محمد سلیم	عبدالرشید	بہاولپور
319	ظفر اقبال	غلام حیدر	مظفرگڑھ
320	محمد آصف	ملک محمد امین	رحیم یارخان
321	محمد طارق	غلام اکبر	مظفرگڑھ
322	ریاض حسین	گلو خان	مظفرگڑھ
323	محمد یاسر	محمد اسماعیل	مظفرگڑھ
324	محمد بدر	عبدالمجید	مظفرگڑھ
325	محمد عمران	غلام یٰسین	مظفرگڑھ
326	محمد حفظ واضح	عبدالواضح	مظفرگڑھ
327	محمد عزیر احمد	ظہور احمد	مظفرگڑھ
328	ابوذر معاویہ	عطاء اللہ	ڈی جی خان
329	محمد نواز	غلام ہاشم زکی	مظفرگڑھ
330	محمد ابرار	محمد شریف	مظفرگڑھ

331	محمد ثناءاللہ	محمد عبداللہ	مظفر گڑھ
332	مہران حسن	شیر احمد	چارسدہ
333	محمد کاشف	علی عسکر	چارسدہ
334	امان اللہ	معاذ اللہ	چارسدہ
335	فیصل خان	راول خان	چارسدہ
336	جنید حسین	شیر حسین	چارسدہ
337	خائستہ الرحمن	خائستہ خان	چارسدہ
338	نعمان شبلی	سرتاج خان	چارسدہ
339	محمد اشرف	محمد بشیر	شیخوپورہ
340	محمد عاصم	سرتاج خان	چارسدہ
341	ولی اللہ	سبحان اللہ	صوابی
342	محمد اویس	فضل قادر	چارسدہ
343	کامل خان	شیر داد خان	چارسدہ
344	وحید الرحمن	محمد ابراہیم	چارسدہ
345	اکرام الحق	غیاث الدین	مردان
346	اکرام اللہ	شمس القمر	باجوڑ
347	ثناءاللہ	جوہر الدین	چارسدہ
348	محمد امین	فضل قیوم	چارسدہ
349	محمد اسماعیل	نور محمد	چارسدہ
350	حمید اللہ	گل محمد	چارسدہ
351	حضرت بلال	گل محمد	چارسدہ
352	صابر حسین	فرشاد گل	چارسدہ
353	محمد حمید	مولانا محمد نعیم	چارسدہ
354	عبدالہادی	رضوان اللہ	چارسدہ
355	عزیز الرحمن	فضل غفور	چارسدہ
356	اسد اللہ	مسلم خان	چارسدہ
357	ثناءاللہ	محمد نبی	مردان
358	عالم زیب	نور الرحمن	مردان
359	شہزاد خان	نیاز خان	چارسدہ (خ)
360	محمد عبداللہ	اعظم خان	دیر (خ)
361	صابر اللہ	خورشید احمد	چارسدہ
362	محمد عزیم اللہ	عنایت اللہ	چارسدہ
363	ذاکر اللہ	محمد زاہد	پشاور
364	محمود احمد	رحمت اللہ	چارسدہ
365	نور اللہ	روح اللہ	چارسدہ
366	محمد صدیق	شیر محمد	مردان
367	عماد الدین	شاہ وزرین	چارسدہ (خ)
368	محمد ابوبکر	عبدالرزاق	بہاولپور
369	نور الامین	روح الامین	چارسدہ
370	محمد عامر	غنی اکبر	چارسدہ
371	صدیق احمد	صبر خان	چارسدہ
372	محمد طفیل	گوہر علی	چارسدہ (خ)
373	سعید الرحمن	رحمت شاہ	چارسدہ
374	عابد اللہ	سرباز خان	چارسدہ
375	عطاءاللہ قسوی	حامد اللہ	چارسدہ (خ)
376	اصغر خان	فضل خان	چارسدہ
377	سدیس احمد	فضل محمد	چارسدہ
378	محمد عامر خان	کمال خان	چارسدہ
379	محمد شہزاد خان	جاوید احمد	چارسدہ
380	محمد شہاب	محب علی	چارسدہ
381	عثمان حنیف	یحییٰ جان	چارسدہ
382	مرتضیٰ	عبدالمجید	چارسدہ (خ)
383	حمزہ	محمد رزاق	چارسدہ
384	واسع اللہ	فضل مجید	چارسدہ
385	محمد شیراز	احسان الدین	چارسدہ
386	محمد ذیشان	فضل سبحان	چارسدہ
387	محمد سہیل	فضل کریم	چارسدہ
388	مظفر خان	ابوالقاسم	صوابی
389	محمد عثمان	شیر عالم	چارسدہ (خ)
390	ظفر علی	اکبر خان	چارسدہ

391	طاہر جان	میر قادر	چارسدہ
392	محسن خان	عبداللہ خان	چارسدہ (خ)
393	حبیب اللہ	تحسین اللہ	چارسدہ (خ)
394	عبدالرحمٰن	فتح الامین	چارسدہ
395	نجیب الاسلام	نجم الاسلام	چارسدہ
396	حامد الحق	زمان گل	نوشہرہ
397	کامران اللہ	اورنگزیب	پشاور
398	ثناء اللہ	ظہور ارخان	پشاور
399	سردار علی	محمد یونس	شانگلہ
400	محمد زبیر	گل زادہ	پشاور
401	عبدالصبور	دولت خان	نوشہرہ (خ)
402	اعجاز خان	محمد زمان	پشاور
403	امجد خان	غازی خان	نوشہرہ
404	جنت اللہ	عبدالجلیل	وزیرستان
405	نور الامین	سبحان گل	پشاور
406	حکیم اللہ	نور شاہ محمد	پشاور
407	محمد حمزہ خالد	خالد ایاز	پشاور
408	عامر علی	فضل مولیٰ	چارسدہ
409	اختر حسین	مشل خان	ہنگو
410	حماد اللہ	حاجی صبرک	ہنگو
411	لائق زمان	نوراجان	کرم ایجنسی
412	عابد اللہ	حاجی صبرک	ہنگو
413	نور اللہ	حاجی صبرک	ہنگو
414	محمد شاہین	حبیب خان	کرم ایجنسی
415	حافظ محمد زبیر	مولانا ریاض	بہاولنگر
416	محمد مختار	صدر الدین	بہاولنگر
417	درویش خان	خان زرین	چارسدہ (خ)
418	محمد طارق	خادم حسین	مظفر گڑھ
419	محمد شعیب	خانست محمد	چارسدہ
420	تمجید اللہ	نور اللہ خان	چارسدہ

421	محمد اسد القیوم	عبدالقیوم	بہاولنگر
422	عبدالغفار	بشیر احمد	ملتان
423	محمد ہارون سجاد	ذوالفقار	میانوالی
424	روح اللہ	رحمت اللہ	چارسدہ (خ)
425	محمد ابوبکر	فضل مولیٰ	پشاور
426	محمد شاکر	سجاد احمد	پشاور (خ)
427	ولی اللہ	باچی خان	لکی مروت (خ)
428	حفیظ اللہ	خیال محمد	پشاور
429	محمد طاہر	شریف گل	پشاور
430	محمد نعمان	عادل نبی	پشاور
431	محمد آصف	عبدالحکیم	خیبر ایجنسی
432	رضوان خان	عبدالمجید	پشاور
433	محمد رمضان	افضل شاہ	اوکاڑہ
434	محمد عامر	محمد سرور	قصور
435	رشید احمد	عبدالہادی	صوابی
436	طاہر حسین	گل نذیر خان	صوابی
437	عاصم حیات	امیر زادہ	صوابی
438	محمد عثمان غنی	عبدالشکور	رحیم یار خان
439	محمد اصغر	ایاز احمد	رحیم یار خان
440	محمد احمد	حاجی عبید اللہ	رحیم یار خان
441	حسن محمود	جمیل احمد	رحیم یار خان
442	محمد اصغر	خدا بخش	رحیم یار خان
443	حبیب اللہ	سیف اللہ	راجن پور
444	محمد جمیل	عبدالمجید	رحیم یار خان
445	محمد عابد	قاری غلام محمد	رحیم یار خان
446	محمد عامر	جمیل احمد	رحیم یار خان
447	محمد ابراہیم	عبدالصبور	رحیم یار خان
448	محمد ایوب	اللہ دتہ	رحیم یار خان
449	محمد سلمان	محمد زاہد	رحیم یار خان
450	محمد صابر	عابد حسین	رحیم یار خان

451	محمد غلام یٰسین	محمد عمر وڈا	رحیم یار خان
452	محمد عبداللہ	حاجی محمد زکریا	رحیم یار خان
453	محمد احمد	جام خان	رحیم یار خان
454	محمد رمضان	محمد عرفان	مانسہرہ
455	عامر	غلام جیلانی	مانسہرہ
456	نصیب اللہ	سوال محمد	بٹگرام
457	نصیر احمد	محمد منظور	مانسہرہ
458	زاہد محمود	اللہ دین	ایبٹ آباد
459	عمر خطاب	محمد فرید	ایبٹ آباد
460	محمد ارشد	عبدالرشید	مانسہرہ
461	اکرام اللہ	سید عالم	چارسدہ(خ)
462	بختیار علی	ریدون خان	صوابی
463	واقف خان	شیر امان	صوابی
464	شہباز علی خان	فرمان علی	مردان
465	محمد آصف	محمد مسکین	مانسہرہ
466	محمد مہتاب	محمد فاروق	لاہور
467	اویس بگل	گوہر رحمٰن	ایبٹ آباد
468	محمد نعمان	محمد عرفان	ایبٹ آباد
469	تنویر احمد	شاہد پرویز	جھنگ
470	سجاد احمد	محمد احمد	بھکر(خ)
471	محمد رضوان	نور محمد	بہاول پور
472	عمر حیات	محمد اصغر	بہاول پور
473	صبغت اللہ	محمد اسلم	بہاول پور
474	محمد بلال	لیاقت علی	بہاول پور
475	محمد عرفان الحق	محمد اقبال	بہاول پور
476	محمد شاہد	محمد نواز	مظفر گڑھ
477	محمد اسد اللہ	محمد زبیر ثاقب	مظفر گڑھ
478	محمد ثناء اللہ	حافظ عبدالکریم	باغ آزاد کشمیر
479	محمد توصیف	نور محمد خان	وزیرستان
480	احسان اللہ	اجمال خان	چنیوٹ

481	محمد داؤد	اللہ یار	چنیوٹ
482	محمد عثمان	ذاکر علی	چنیوٹ(خ)
483	محمد رمضان	محمد یعقوب	چنیوٹ
484	محمد اکرام	حاجی خوشی محمد	ڈی جی خان
485	محمد عمران	عبدالحفیظ	فیصل آباد
486	عمیر احسن	محمد یٰسین	چنیوٹ
487	محمد ریاض احمد	محمد یوسف	مردان
488	طفیل حبیب	حبیب خان	بہاول پور
489	عبدالرشید	محمد بخش	بہاول پور
490	محمد عمران	محمد سلیم	سرگودھا
491	وسیم اکرم	محمد اکرم	رحیم یار خان
492	آصف حسین	عاشق حسین	رحیم یار خان
493	محمد وسیم	حافظ نذیر احمد	رحیم یار خان
494	محمد سلمان	عبدالرشید احمد	رحیم یار خان
495	محمد بلال	حمید اللہ	رحیم یار خان
496	محمد سمیع اللہ	منیر احمد	رحیم یار خان
497	منصور احمد	نصیر احمد	رحیم یار خان
498	سمیع اللہ	محمد حسین	رحیم یار خان
499	محمد ایوب	اللہ بخش	بہاول پور
500	محمد الیاس	عبدالرحمٰن	رحیم یار خان
501	محمد وقاص	محمد احمد امین	رحیم یار خان
502	فرحت اللہ	نذیر احمد	راجن پور
503	محمد صدیق	سعید احمد	رحیم یار خان
504	محمد سلمان	نذیر احمد	رحیم یار خان
505	عبدالسلام	محمد شفیق	استور(خ)
506	محمد یاسر	بشیر احمد	چکوال
507	محمد عمر	محمد مرسلین	چنیوٹ
508	نور اللہ	شیر زمان	چنیوٹ
509	محمد ضیاء الحق قاسمی	محمد قاسم	چنیوٹ
510	ابوسفیان	محمد اقبال	فیصل آباد

511	محمد سلام	محمد صدیق	شیخوپورہ
512	آصف نواز	محمد نواز	جھنگ
513	حافظ خرم شہزاد	محمد اکرم	اوکاڑہ
514	عبدالوہاب	محمد ابوبکر	بہاولپور (خ)
515	عبدالماجد	عبدالواحد	بہاولپور (خ)
516	محمد جہانگیر	محمد رمضان	سرگودھا
517	محمد محسن	مشتاق احمد	اوکاڑہ
518	محمد فرہاد	محمد رفیق	پاکپتن
519	محمد عمر یعقوب	محمد یعقوب	لاہور
520	کفایت اللہ	عظمت اللہ	ڈی جی خان
521	محمد عدیم	بشیر احمد	ڈی جی خان
522	محمد عزیر گل	محمد طیب	جھنگ
523	انس نواز	محمد نواز	خانیوال (خ)
524	محمد اقبال	محمد فاضل	بہاولپور
525	محمد فاروق	محمد رمضان	سرگودھا
526	نور زمان	بشیر احمد	چنیوٹ
527	عمر بلال	محمد ریاض	سیالکوٹ
528	محمد قاسم	حبیب الرحمٰن	سیالکوٹ
529	ابرارالحق	محمد سرور بٹ	سیالکوٹ (خ)
530	عبداللہ شاہ	فضل احمد	سیالکوٹ
531	خرم نذیر	نذیر احمد	چنیوٹ
532	محمد سہیل	محمد ایوب	ٹوبہ ٹیک سنگھ
533	محمد ارشد	محمد یونس	بہاولپور
534	بابر محمود	محمد یٰسین	سرگودھا
535	محمد افتخار	محمد حیات	چنیوٹ
536	بشیر اللہ	عطا محمد خان	سوات
537	محمد ارشد	علی خان	چکوال (خ)
538	سجاد احمد	تاج محمد	لودھراں
539	احسان الٰہی	وارث علی	لودھراں (خ)
540	محمد عمر	غلام مصطفیٰ	لاہور
541	مبشر الطاف	الطاف حسین	لاہور
542	محمد نعمان	خان محمد	فیصل آباد
543	محمد شبیر	محمد اقبال	فیصل آباد
544	محمد جہانزیب	اللہ دتہ	فیصل آباد
545	ذوالقرنین	عبدالستار	فیصل آباد
546	محمد اسامہ	محمد اسرائیل	فیصل آباد
547	محمد عزیر	عبیداللہ	ٹوبہ ٹیک سنگھ
548	حارث	سلیم اللہ	مردان
549	رانا محمد اشتاق	محمد اکبر	جھنگ
550	محمد ندیم	منصور علی	لاہور
551	محمد اسماعیل	محمد اسلم	کراچی
552	محمد حنیف	عبدالمجید	لاہور
553	شاہد محمود	امانت علی	لاہور
554	خلیل احمد	شبیر احمد	کراچی (خ)
555	احسن رضوان	قاری شبیر احمد	چنیوٹ (خ)
556	محمد کاشف	محمد اسحٰق	لاہور
557	مدثر حسین	مظفر حسین	چکوال
558	عبدالواحد	معاذ کبیر	چکوال
559	مدثر بشیر	محمد بشیر	چکوال
560	محمد اشتاق	محمد حسین	چکوال
561	شاہد عمران	فلک شیر	چنیوٹ
562	محمد علی	احمد علی	چنیوٹ
563	محمد قاسم	بشیر احمد	بگرام
564	نعیم اللہ	غلام سرور	بگرام
565	فیصل خان	نظام خان	میانوالی (خ)
566	عبدالجبار	حافظ محمد ممتاز	بھکر
567	محمد امجد فاروق	محمد منیر احمد	خانیوال
568	محمد عمیر	محمد رفیق	خانیوال
569	محمد ظہیر	محمد نظیر	مانسہرہ
570	محمد یاسر	علی بہادر	مانسہرہ

571	عبدالباسط	عبدالقیوم	ایبٹ آباد
572	عبدالرحمٰن	شرافت خان	ایبٹ آباد
573	یاسر معاویہ	نجیم خان	ہری پور
574	شعیب خان	چمن رحمٰن	ہری پور
575	شاہ وقیاز خان	محبوب خان	وزیرستان
576	محمد عدنان	محمد لقمان	ڈی آئی خان
577	عبدالرحیم	رشید احمد	کراچی
578	عبداللہ	محمد شہروز	بٹگرام
579	عبدالرحمٰن	محمد حنیف	کراچی
580	سرفراز سیف	سیف اللہ	نوشہرو فیروز
581	محمد کاشف	عبدالمجید	کراچی
582	اویس رشید	عبدالرشید	لسبیلہ
583	سمیع الحق	عبدالصمد	قلات
584	جلیل احمد	محمد کریم	خضدار
585	کفایت اللہ	محمد مراد	خضدار
586	جمال احمد	عبدالخالد	کراچی
587	زاہد اللہ	گل سعید اللہ	کراچی
588	ظاہر	زین العابدین	کراچی
589	نعمت اللہ	عبدالقادر	خضدار
590	محمد طاہر علی	خادم حسین	مظفر گڑھ
591	محمد ریحان	محمد عاشق	ملتان
592	محمد عثمان غنی	حسین احمد	کوئٹہ
593	عبدالرزاق	غم داد	گوادر
594	محمد یوسف	محمد شمس الدین	کراچی
595	عمر فاروق	شاہد الرحمٰن	کراچی
596	محمد شاہد	اللہ دتہ	وہاڑی
597	خیر محمد	نور محمد	کراچی
598	صفر شہزاد	نصیر اختر	کراچی
599	امجد علی	عبدالرزاق	بدین
600	خالد شاہ	ملا جان اللہ	تورغر
601	محمد فیاض	جمعہ خان	کوہستان
602	اکرام اللہ	صاحب گل	باجوڑ
603	شاہد احمد	افضل احمد	چترال
604	جاوید علی	مولی بخش	ٹنڈو الہ یار
605	محمد ندیم	بہادر خان	کراچی
606	جمیل احمد	عبدالعزیز	وزیرستان
607	امان اللہ	بہادر خان	لوئر دیر
608	سکندر	تخی داد	کراچی
609	ہیواد خان	عبدالغفور	قلعہ سیف اللہ
610	محمد زوہیب	محمد اسلم	کراچی
611	سمیع اللہ	سبحان اللہ	مردان
612	عبدالصمد	عبدالغنی	کوئٹہ
613	محمد عاطف	محمد یعقوب	کراچی
614	عبدالفتاح	عبدالکریم	حیدرآباد
615	محمد سلیم	محمد عیسیٰ	عمرکوٹ
616	محمد اسماعیل	عبداللہ	قلعہ عبداللہ
617	حمید اللہ جان	عبدالواحد	شانگلہ
618	نعمان خان	فیض محمود	کوہاٹ
619	عبدالباسط	عبدالرشید	صوابی
620	عباد اللہ	صبر محمد	بٹگرام
621	محمد جہانگیر	عامر حسین	کراچی
622	ذوالفقار احمد	مرزا خان	غزر
623	محمد عاقب	نیاز علی خان	سوات
624	محمد عظیم	محمد علی	کراچی
625	نادر	شیر زمان	کوئٹہ
626	سید محمد	یار محمد	کراچی
627	محمد حنیف	علی حسن	کراچی
628	محمد رمضان	غلام حسین	ٹنڈو محمد خان
629	کامران خان	حیدر زمان	کراچی
630	ظاہر شاہ	محمود خان	ٹنڈو الہ یار (خ)

631	محمد خالد	میر محمد خان	تورغر
632	سلیم زادہ	رحیم اللہ	کراچی
633	احمد زیب	شیریں فروش	شانگلہ
634	دانش افضل	محمد افضل	کراچی
635	اسلام الدین	زین العابدین	کراچی
636	عبدالودود	عبدالغنی	خضدار
637	سید عبدالخالق	محمد جمیل	کراچی
638	ذاکر اللہ	حبیب الرحمن	کراچی
639	محمد عبداللہ	سمیع اللہ	کراچی
640	حسان احسانی	احسان اللہ	کراچی
641	عبداللہ	الف زرخان	کراچی
642	محمد شہباز	غلام یٰسین	جھنگ (خ)
643	خلیل الرحمن	نور بخش	خضدار
644	محمد طاہر	محمد رضاء	خضدار
645	محمود علی	محمد علی	کراچی
646	علی محمد	علی اصغر خان	کراچی
647	محمد سلیم	محمد اقبال	کراچی
648	میر نواز	علی اکبر	بٹگرام
649	عنایت الرحمن	عزیز الرحمن	چترال
650	محمد علی	مختیار	سوات
651	حیات الرحمن	گل محمد خان	چترال
652	محمد حکیم	عمر عتیق	کراچی
653	نثار احمد	حسین گل	سوات
654	محمد سلیم	محمد ممتاز خان	سوات
655	سمیع اللہ	فیض اللہ	حیدرآباد
656	علی مراد	محمد سلطان	عمرکوٹ
657	امیر معاویہ	عبدالرحمن	خیرپور میرس
658	سمیع اللہ	امیر گل	حیدرآباد
659	محمد علی	محمد کامل	حیدرآباد
660	عبدالرزاق	عبداللہ	سانگھڑ
661	حفیظ الرحمن	محمد اسماعیل	نصیرآباد
662	محمد الیاس انقر	محمد عباس انقر	بہاولنگر
663	نثار احمد	محمد عیسیٰ	بدین
664	محسن خان	شفیع عالم خان	حیدرآباد
665	محمد عمیر بیگ	اسلم پرویز	حیدرآباد
666	عبدالرزاق	غلام خان	جامشورو
667	منصور احمد	حافظ محمد عثمان	میرپورخاص
668	شوکت علی	محبوب علی	حیدرآباد
669	حفظ انیس	حفظ الرحمن	میرپورخاص
670	عبدالوارث	سلطان	حیدرآباد (خ)
671	عارف حسین	بشیر احمد	سانگھڑ
672	محمد شیراز	روزی خان	حیدرآباد
673	فرید اللہ	نور احمد	حیدرآباد
674	عبدالواحد	عمر	میرپورخاص
675	محمد شاہد	شہاب الدین	حیدرآباد
676	عبدالجبار	آدم خان	عمرکوٹ
677	علی نواز	میر خان	عمرکوٹ
678	عبدالرحمن	عبدالرزاق	عمرکوٹ
679	محمد شہزاد	محمد سلیم ملک	ٹیاری
680	عبدالشکور	حاجی گل محمد	خضدار
681	محمد عبداللہ	منصور احمد	کراچی
682	محمد حذیفہ	عتیق الرحمن	کراچی
683	صدام حسین	غلام حسین	ٹوبہ ٹیک سنگھ
684	محمد رب نواز	غلام مصطفیٰ	بہاولپور
685	محمد ابوہریرہ	مولوی محمد ہاشم	بہاولپور
686	مجیب الرحمن	اللہ وسایا	ملتان
687	شفیق الرحمن	عبدالکریم	بہاولپور
688	سیف الرحمن	احمد شیر	چنیوٹ
689	منصور یعقوب	نذیر احمد	ملتان
690	محمد نصیر	خضر حیات	ڈی آئی خان (خ)

691	کفایت اللہ	اصل جان	وزیرستان (خ)
692	محمد ندیم	اللہ بخش	بھکر (خ)
693	محمد ندیم	عبدالرزاق	بھکر
694	محمد احسن	خورشید احمد	بھکر
695	شاہد اقبال	سلطان غنی	میانوالی
696	محمد شفاء اللہ	غلام حسین	بھکر
697	محمد زبیر	احمد سعید	بھکر
698	حبیب الرحمن	دلاور خان	لکی مروت
699	ساجد الرحمن	خوش ولی شاہ	چترال
700	محمد فیصل	ظہور احمد	چنیوٹ
701	محمد شہباز	لیاقت علی	ٹوبہ ٹیک سنگھ
702	محمد کاشف	اشتیاق احمد	ٹوبہ ٹیک سنگھ
703	محمد صہیب	شاہد رزاق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
704	حسن یوسف	محمد یوسف	ٹوبہ ٹیک سنگھ
705	محمد عثمان	جہانزیب	مردان
706	محمد منصور	منظور احمد	لیہ
707	محمد سہیل	قیصر عباس	لیہ
708	محمد اجمل	احمد بخش	لیہ
709	اسلام شاہ	ظفر علی شاہ	لکی مروت
710	حامد اقبال	محمد تحسین	صوابی
711	آفاق الزمان	رفیع الزمان	صوابی
712	محسن	ریاض الرحمن	صوابی
713	راشد منہاس	احسان	صوابی
714	امتیاز احمد	محمد ایاز	پشاور
715	عظمت علی	نثار احمد	پشاور
716	مظہر علی	علی اکبر	پشاور
717	گل سید	غنچہ گل	پشاور
718	محمد شاہ	گل شاہ	پشاور
719	محمد نعیم	محمد علی	ساہیوال
720	عبدالمجید	اللہ دتہ	ساہیوال
721	محمد نعمان	احمد علی	ساہیوال
722	ابوسفیان	محمد لیاقت	ساہیوال
723	محمد مسلم	عبدالغفور	گوادر (خ)
724	شمشیر علی	فضل رحیم	بونیر (خ)
725	عبدالرحیم	عمر سعید	بونیر (خ)
726	افسر خان	محمد عظیم	بونیر (خ)
727	محمد مشتاق	محمد نصیر احمد	مظفر گڑھ
728	خلیل احمد	شبیر احمد	رحیم یار خان (خ)
729	فیصل خان	نظام خان	میانوالی
730	محمد آصف	مختیار احمد	مظفر گڑھ
731	یاسر حنیف	محمد حنیف	لاہور
732	محمد سرور	محمد الیاس	قصور
733	شاہنواز	علی نواز	ٹنڈو محمد خان
734	زبیر الحق	خان بادشاہ	باجوڑ
735	محمد یوسف	عبدالجلیل	قلات
736	محمد نذیر	محمد اصغر	حیدرآباد
737	نذیر احمد	محمد علی	عمرکوٹ
738	محمد طاہر ربانی	محمد قاسم ربانی	حیدرآباد
739	محمد ذیشان	ریاست علی	قصور
740	محمد اکرام	محمد علی	قصور
741	محمد راشد	محمد رشید	قصور
742	محمد عمران	محمد نواز فاروقی	قصور
743	محمد عمران اکرم	محمد اکرم	قصور
744	روح الامین	عبدالمنان	کوہاٹ
745	محمد عثمان	خان میر	کوہاٹ
746	محمد ثاقب	محمد ہارون	مانسہرہ
747	ذیشان علی	محمد حنیف	لودھراں
748	قمر الدین	حافظ عبدالقادر	گھوٹکی
749	محمد حذیفہ	نصر اللہ	مظفر گڑھ
750	عصمت اللہ	کلام الدین	ڈی آئی خان

751	سجاول علی	انعام اللہ خان	استور
752	طلحہ عمر	محمد حفاظ	اٹک
753	محمد مجاہد فرید	غلام فرید	مظفرگڑھ
754	محمد احمد قاری	محمد زوار حسین	وہاڑی
755	محمد اسعد ملک	شیر ملک	پشاور
756	محمد نذیم احمد	احمد بخش	پشاور
757	عبدالقیوم	شاہ خسرو	پشاور
758	صلاح الدین	تاج الدین	دیرلوئیر
759	ثمامہ افتخار	افتخار احمد	بہاولپور
760	محمد وقاص	حاجی عبدالحمید	لیہ
761	محمد ادریس	عبدالرشید	لیہ
762	عمر فاروق	حاجی نذیر احمد	لودھراں
763	انس احمد	مولانا محمد احمد	بہاولپور
764	محمد سعد	ریاض احمد	رحیم یارخان
765	تنویر احمد	گلزار حسین	خوشاب
766	زبیر احمد	حافظ امیر	بھکر
767	محمد رضوان	محمد صابر	بہاولپور
768	محمد شہزاد	خادم حسین	ملتان
769	محمد سلیم	محمد صدیق	ملتان
770	محمد مجاہد	محمد اسلم	ملتان
771	منیر احمد	زاہد اللہ	ڈی جی خان
772	محمد عابد	عبدالمجید	ڈی جی خان
773	محمد رفیق	قادربخش	ڈی جی خان
774	محمد ابوبکر	حبیب الرحمن	مظفرگڑھ
775	محمد نعمان	زبیر احمد	گھوٹکی
776	محمد طاہر	محبت خان	گھوٹکی
777	غلام مرتضی	غلام الرسول	سکھر
778	قادربخش	حاجی جعفر	سکھر
779	محمد ایوب طاہر	غلام قادر	سکھر
780	مجیب الرحمن	عبدالواحد	سکھر

781	محمد خبیب جامی	محمد عثمان علی	سرگودھا
782	شبیر عباس	احمد شیر	جھنگ
783	محمد امین	محمد اقبال	چنیوٹ
784	امجد علی	محمد رب نواز	جھنگ
785	محمد سعید	محمد شریف	جھنگ
786	ذیشان سلیم	محمد سلیم راعی	رحیم یارخان
787	ضیاء الرحمن	مطیع الرحمن	رحیم یارخان
788	محمد زاہد عثمانی	محمد رمضان	رحیم یارخان
789	محمد شعیب	محمد ناصر	چنیوٹ
790	وقاراللہ	فدا حسین	پشاور
791	عامر جاوید	مرزا خان	سرگودھا
792	مسعود ظہیر	عبدالقادر	بہاولپور
793	شاہد محمود	محمد ابراہیم	گوجرانوالہ
794	سیف اللہ	عبدالقدیر	کوئٹہ
795	شمس الاسلام	اکاجان	بگرام
796	سلیم اللہ	عبداللطیف	کوئٹہ
797	تصور عباس	سلطان خان	جھنگ
798	سلمان احمد	مقبول احمد	رحیم یارخان
799	محمد ذیشان	محمد ارشد علی	وہاڑی
800	امداداللہ عمر	نور احمد	فیصل آباد
801	حامد محمود	عبیدالرحمن	اوکاڑہ(خ)
802	محمد الطاف	محمد حنیف	اوکاڑہ(خ)
803	محمد نعمان	ضیاء الاسلام	اوکاڑہ(خ)
804	سیف اللہ	امان خان	کراچی
805	سمیع اللہ	گل حسن	ڈی آئی خان
806	عبدالرحیم	شیر محمد	چنیوٹ
807	عتیق الرحمن	غلام مرتضی	بہاولنگر
808	جہانگیر خان	اخلاق حسین	مردان
809	احمد الرحمن	عبدالصمد	کراچی
810	عبدالغفار	عبدالرشید	ڈی جی خان

811	محمد توقیر	محمد طاہر	ڈی جی خان
812	محمد عمران کبیر	کبیر	چنیوٹ
813	محمد آصف	ریاض احمد	سرگودھا
814	محمد ساجد	عبدالشکور	کراچی
815	سیف اللہ	محمد نواز	کراچی
816	امید علی	علی حسن	کشمور
817	محمد عمر	محمد جلیل	سکھر
818	محمد یعقوب	محمد اکرم	بہاولپور
819	محمد جاوید	اللہ دتہ	بہاولپور
820	سیف الکبیر	محمد اسحاق	کراچی
821	محمد مدثر عمر	ملک عمر حیات	چنیوٹ
822	صادق حسین	ملک اللہ ڈیوایا	ملتان
823	محمد بلال	منور خان	بگرام (خ)
824	فرید احمد خان	محمد کریم خان	چترال
825	آفاق مختار	مختار علی	شیخوپورہ
826	اورنگزیب	محمد افضل	شیخوپورہ
827	محمد عابد	سونے خان	لودھراں
828	محمد شاہد	یار محمد	لودھراں
829	مبارک شاہ	عبدالکریم	کراچی
830	محمد ہمایوں	محمد عارف	اوکاڑہ

831	راشد خان	امیر رحیم	صوابی
832	زرولی شاہ	گل ریحان	صوابی
833	عبدالقادر	عبدالرشید	اوکاڑہ
834	یوسف علی	سید بہادر	صوابی
835	محمد زبیر	محمد اصغر	قصور (خ)
836	سلیم خان	زرین محمود	صوابی
837	خالد رحمٰن	فیض الرحمٰن	بونیر
838	نور الامین	جمشید خان	نوشہرہ
839	خلیل احمد نواز	سید نواز	صوابی
840	عبداللہ یوسف	محمد یوسف	کراچی
841	مبارک علی	احسان احمد	جھنگ
842	محمد ادریس	احسان اللہ	بنوں (خ)
843	عبدالقیوم	نواز خان	بنوں (خ)
844	سید اسید شاہ	ولی محمد	بگرام
845	محمد نعیم	نور شاہ	رحیم یار خان
846	صابر حسین	لدھا خان	ڈی جی خان
847	محمد نعمان	عبدالرحمٰن	ڈی جی خان
848	حبیب اللہ	عبدالکریم	پشاور
849	عبدالسلام	محمد فاروق	ٹوبہ ٹیک سنگھ
850	ذیشان احمد	صادق حسین	ٹوبہ ٹیک سنگھ
//	//	//	//

ایک ضروری وضاحت

راقم کو ”لولاک“ شمارہ رمضان المبارک کے صفحہ نمبر ۵۴ پر حضرت امیر شریعت ؒ کا تربیت یافتہ لکھا گیا۔ جو بالکل خلاف واقعہ ہے۔ ہر چند کہ حضرت امیر شریعت ؒ کے وصال کے وقت فقیر کی عمر ۱۶ سال تھی۔ لیکن دیہات میں رہائش کے باعث آپ کی زیارت سے محروم رہا۔ حضرت قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ کی موقوف علیہ کے سال ایک بار زیارت کی۔ جبکہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری ؒ کی شفقتوں سے قدرت نے مالا مال کیا اور پھر آپ کے بعد تمام امراء مجلس کی شفقتوں کا مورد رہا۔ فلحمد للہ!

(مولانا) اللہ وسایا: خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان